Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

تحریک جدید نمبر

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

30 ذیقعدہ 1430 ہجری، 19 نبوت 1388 ہش 19 نومبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ (سورۃ اٰل عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کردیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کردیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی وبابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مبارک باد! جماعت احمدیہ بھارت

تحریک جدید کے ۷۵ سال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے ۷۶ ویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس بابرکت تحریک کے اجراء پر ۷۵ سال مکمل ہو چکے ہیں اس عرصہ میں اس تحریک نے اللہ کے فضل سے ہر پہلو کے لحاظ سے ترقی کی ہے۔ یہ تحریک دراصل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک اہم حصہ ہے، بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے منشا اور اذن سے اس کا آغاز فرمایا اور احباب جماعت کو اس کے عظیم مقاصد سے روشناس کرایا۔ گو اِس کا نقطہ آغاز احرار کی مخالفت تھی جو انہوں نے حکومت کے ساتھ مل کر ۱۹۳۴ء میں کی اور ان کا مقصد صفحہ ارض سے احمدیت کو مٹا دینا تھا اور مخالفین نے چیلنج دیا تھا کہ ہم احمدیت کو نیست و نابود کر دیں گے اور ان کا نام لیوا بھی کوئی نہ رہے گا۔

اس وقت جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ نے فرمایا کہ دشمن نے ہمیں چیلنج دیا ہے اور ہم اس کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور اس کا جواب ہم مومنانہ طریق سے دیں گے۔ ہم نے اس کے مقابلہ پر کوئی قانون شکنی نہیں کرنی، کسی پر ہاتھ نہیں اٹھانا، توڑ پھوڑ نہیں کرنی، زبان نہیں کھولنی۔ بلکہ ان کے مقابلہ پر ہم نے دعاؤں اور صبر و تحمل سے جانی و مالی قربانیوں سے کام لینا ہے۔ اور ہمارا کام تب تک ختم نہیں ہوگا جب تک احمدیت کا جھنڈا پوری دنیا میں نہ لہرانے لگے۔ اور خدائے واحد کا نام پوری دنیا میں بلند نہ ہو اور یہ حکم دنیا میں ہر جگہ بسنے والے احمدی کے لئے ہے۔ اس حکم کی پیروی ہر احمدی نے کرنی ہے خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں بسنے والا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے ملک کے قوانین کا پوری طرح مطیع اور پابند رہے گا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موجودہ فتنہ اور آئندہ آنے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یہ فتنہ کوئی اہم چیز نہیں اس سے بڑے بڑے فتنے ہماری جماعت کے لئے مقدر ہیں مگر وہ جو چھوٹے فتنہ کے لئے قربانی کرنے پر تیار نہ ہو اس سے امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی بڑے فتنہ کے وقت قربانی کر سکے گا۔ خدا بے شک عالم الغیب ہے اور وہ ہماری نیتوں سے آگاہ ہے مگر دنیا پر رعب اسی صورت میں پڑ سکتا ہے جب ہم اپنی قربانیوں سے اپنا زندہ ہونا ثابت کر دیں۔ پس اس فتنہ کے استیصال کے لئے جو تجاویز بتائی جائیں گی میں امید کرتا ہوں کہ جماعت ان پر عمل کرے گی“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

اسی طرح آپؓ نے جماعت کو آئندہ ملنے والی خدائی تائید و نصرت اور کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”کشتیٔ احمدیت کا کپتان، اس مقدس کشتی کو پر خطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔“

تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ ان ۷۵ سالوں میں ایک سے بڑھ کر ایک فتنہ اٹھا اور ہر مخالفت کے بانی نے یہی دعویٰ کیا کہ میرے ہاتھوں ہی احمدیت کا خاتمہ ہونا ہے اور اب احمدیت ضرور نیست و نابود ہو جائے گی۔ لیکن حقائق پر نظر ڈالنے والا ہر محقق اس بات کی گواہی دینے پر مجبور ہوگا کہ ہر بار ہی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل رہی اور احمدیت کا کپتان خلیفۂ وقت احمدیت کی کشتی کو ان مخالفانہ آندھیوں اور طوفانوں سے بحفاظت بچا کر آگے ہی آگے بڑھاتا رہا اور کشتیٔ احمدیت ساحل عافیت کے ساتھ ساتھ ایک منزل سے دوسری منزل تک بڑھتی چلی گئی۔ یہ مخالفتیں خواہ ۱۹۴۷ء کے خونی ہنگاموں کی شکل میں ہوں یا ۵۳ء کے فسادات ہوں، یا ۷۴ اور ۸۴ء کے رسوائے زمانہ آرڈیننس یا آئے دن دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں کے خلاف کی جانے والی ناپاک سازشیں، ہر موقعہ پر جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی اور ترقی عطا فرمائی اور آج بھی فرما رہا ہے۔ اور ہر دور کا فتنہ و مخالفت خود ناکامی کی موت مر گیا۔

اور آج اللہ کے فضل سے اس بابرکت تحریک کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ ۱۹۳ ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور ہر پہلو سے وسعت اختیار کرتی جارہی ہے۔ تراجم قرآن مجید اور لٹریچر کی اشاعت، مساجد و مشن ہاؤسز کا قیام، سکول ہسپتال۔ اور ایم ٹی اے کی بابرکت دین اسی تحریک جدید کے شیریں ثمرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دن بدن ترقیات عطا فرما رہا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ سے ترقیات اور کامیابی کی بشارتیں پاکر اس تحریک کا اعلان فرمایا اور اس کے لئے کچھ تجاویز اور تدابیر بھی بیان فرمائیں نیز احباب جماعت سے توقعات کرتے ہوئے بعض قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے جو کہ جبری اور لازمی نہ تھیں تاکہ ہر شخص اپنے اخلاص اور حالات کے مطابق ان میں حصہ لے سکے فرمایا:

”میرا ارادہ ہے کہ اس سکیم کو پیش کرتے ہوئے میں اپنی جماعت سے والنٹیئرز طلب کروں گا اور ان لوگوں کو بلاؤں گا جو خوشی سے اس تحریک میں شامل ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کے نتیجہ میں ممکن ہے بعض لوگ جو کام کے قابل ہوں شامل نہ ہوں مگر جو شخص اپنے اندر کام کی طاقت رکھتے ہوئے شامل نہیں ہوگا وہ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔ اور اس کا یہ عذر ہرگز سنا نہیں جائے گا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہونا اپنی مرضی پر موقوف رکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ ہاں جو شخص نیک نیتی سے یہ سمجھے کہ اس کے حالات مساعدت نہیں کرتے وہ اس سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔

”......ہم تو گورنمنٹ کے اس معاملہ میں کسی خاص میعاد کا تعین نہیں کرتے اور نہ ہی احراریوں سے مقابلہ کی کوئی میعاد مقرر کر سکتے ہیں اگر ایک سال نہیں، دو سال نہیں، دس سال نہیں، سو سال نہیں، ہزار سال بھی ہمارا اس مقابلہ میں لگ جائے تو ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر فرض کرو ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے تو ہماری آئندہ نسل کا فرض ہے کہ وہ اس سوال کو اٹھائے اور اگر وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتی تو اس سے آئندہ آنے والی نسل کا فرض ہے کہ اس سبق کو بھولے نہیں بلکہ یاد رکھے اور اگر کوئی نسل اس عہد کو فراموش کرتی ہے تو وہ ہماری نسل نہیں کہلا سکتی۔ ہم کسی خاص وقت کے قائل نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کا منشا ہوگا وہ اس کام کو پورا کرے گا۔ اور اگر ہمارے سو سال بھی اس کام میں لگ جاتے ہیں تو ہمارا اس میں کیا حرج ہے؟“

حضور نے اس وقت نوجوانوں کو اپنی زندگیاں کم از کم تین سال کے لئے وقف کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس شرط پر کہ انہیں کہیں بھی تبلیغ اسلام کیلئے اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ دوسرا یہ کہ احباب زیادہ سے زیادہ اپنے اموال میں سے اس غرض کیلئے روپیہ پیش کریں۔

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ ڈالا اور آج تک ڈالتے آرہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کے مالوں میں بہت زیادہ برکت پڑ رہی ہے۔ آج جب ہم اس تحریک پر نظر ڈالتے ہیں تو جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ خطبہ میں جائزہ لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ احمدیت ۱۹۳ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ مختلف ممالک میں جماعات احمدیہ قائم ہو چکے ہیں جن میں سینکڑوں واقفین زندگی داخل ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مبلغین و معلمین اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ اسلام کیلئے مصروف عمل ہیں۔ اور ہمارا یہ عمل جاری رہے گا جب تک کہ ہم اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو جاتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک میں مالی قربانی کرنے والے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی پوزیشن کا بھی ذکر فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کی ساتویں پوزیشن ہے۔ یہ انتہائی خوشکن امر ہے کہ چندہ تحریک جدید میں فیصد اضافہ کے اعتبار سے اور انفرادی طور پر اضافہ کرنے کے لحاظ سے ہندوستان سرفہرست ہے اور یہ مخلصین کی قربانیوں اور شعبہ وکالت مال کی کاوشوں کا ثمر ہے جو مبارک بادی کا مستحق ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو مزید قدم آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے اور احباب جماعت ہندوستان کو اضافے کے ساتھ بڑھا کر ٹارگٹ عطا فرمایا ہے۔ اللہ کرے ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اُترتے ہوئے اس سے بھی آگے قدم بڑھائیں اور خدا کرے کہ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی ہمارا ملک سب سے پہلی پوزیشن حاصل کرے اور اس کے لئے ہر فرد جماعت کو اپنے وعدوں پر نظر ثانی کرنے، ان کو بڑھانے اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئے، ان کو شامل ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو

(منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی الله تعالیٰ عنه)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰؐ کی رفاقت خدا کرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیّت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

☆☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

(برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے جلد بعد ہی جرمنی کے جلسہ کا انعقاد اور اب رمضان کے بابرکت ایام ایک خاص روحانی ماحول کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تاکید)

بیلجیئم اور جرمنی کے سفر کے دوران جماعت کی مقبولیت اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔

بیلجیئم میں مسجد کے لئے جگہ کی تلاش کے لئے ہدایت۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے تمام کارکنان وکارکنات نے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسے مکمل تعاون دینا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم نے اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے ہیں اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے کام دنیاداروں کی طرح کسی خاص شخصیت کے کہنے یا اس کے تعلق کی وجہ سے نہیں کرنے بلکہ خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلتے ہوئے اپنے تمام ترفرائض سرانجام دینے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ پہلی فیز (Phase) میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں مسجدیں نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم ازکم ایک مسجد بنالیں۔ پھر انشاء اللہ جب ایک مسجد بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔

پاکستان اور ان تمام ممالک کے احمدیوں کے لئے جہاں احمدیت کی مخالفت ہے رمضان میں خصوصی دعاؤں کی تحریک۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21/اگست 2009ء بمطابق 21/ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہی مَیں جرمنی کے سفر سے واپس پہنچا ہوں۔ اس سال رمضان کی جلد آمد کی وجہ سے جرمنی کا جلسہ پہلے منعقد کرنا پڑا۔ یوکے (UK) کے جلسے کی مصروفیات کے ساتھ ہی جرمنی کی مصروفیات بھی شروع ہوگئیں۔ یوکے (UK) کے جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے وفود جن کی اکثریت افریقن ممالک کے وفود پر مشتمل ہوتی ہے اور جن میں غیر از جماعت اور مختلف حکومتوں کے عہدیدار ہوتے ہیں، ممبر آف پارلیمنٹ ہوتے ہیں، وزراء ہوتے ہیں، ان وفود سے جلسہ کے بعد ملاقات اور میٹنگز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر باہر سے آئے ہوئے مبلغین اور نمائندوں سے بھی ایک میٹنگ اور پھر احمدی احباب جو پاکستان ہندوستان یا دنیا کے کسی بھی ملک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس طرح میرا جلسہ تو اس حوالے سے کئی دن چلتا رہتا ہے اور اس سال جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ جرمنی کا جلسہ جلد منعقد کرنا پڑا اس لئے سفر کے دن تک ہی مصروفیت رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جلسہ اور اس کے بعد کی مصروفیات اور پھر جرمنی کا جلسہ اور وہاں کی مصروفیات کا سارا وقت اللہ تعالیٰ نے آرام سے، خیریت سے گزارا اور کسی بھی قسم کا کوئی احساس نہیں ہوا کہ یہ ایک بوجھ ہے۔ اس پر مَیں خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ بہرحال یہ تو مَیں نے اپنا مختصر حال بتایا۔

جو دوسرے احمدی ہیں ان کو بھی اس سال جلسہ کا جو تسلسل ہے وہ نظر آیا۔ انہیں بھی یہ لگا کہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) کا جو اثر ہے وہ لمبا چلتا چلا جا رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ جرمنی کا جلسہ سالانہ مل گیا۔

ایک لکھنے والے دوست نے مجھے لکھا کہ جرمنی کے جلسے کو دیکھنے اور سننے کا بڑا مزا آ رہا ہے اور اس طرح گھر میں ہم سب لوگ وہی جو لنگر کے کھانے ہوتے ہیں وہ پکا کر اور جلسہ کا سماں پیدا کر کے بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یوکے کا جلسہ ابھی ختم ہی نہیں ہوا اور ابھی تک برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا ہی تسلسل چل رہا ہے اور گھر میں وہی روحانی ماحول ابھی تک قائم ہے۔

ہر ایک جو جلسہ دیکھنے کا مشتاق ہے اس کا جلسہ سے فائدہ اٹھانا اصل چیز ہے اور یہ تسلسل جاری رہنا چاہئے اور اگر یہ تسلسل نہیں تو پھر جلسوں کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، عبادات اور اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسوں کے انعقاد کا بھی یہ مقصد تھا کہ ہر سال جمع ہو کر اپنی سوچوں اور خیالات کو اس نہج پر چلانے

کی تربیت لیں اور سارا سال پھر اس روحانی ماحول کے فیض کی جگالی کرتے رہیں یہاں تک کہ اگلا جلسہ آجائے اور پھر روحانیت میں ترقی کی طرف مزید قدم بڑھیں۔

پس یاد رکھیں کہ صرف یوکے اور جرمنی کے جلسے قریب قریب ہونے کی وجہ سے تسلسل کا مزا نہیں لینا بلکہ اس تسلسل کو اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور جب یہ حالت پیدا ہوگئی تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پالیا۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کی طرف عبادتوں کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ باب الصلوٰت الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ)

پس نیکیوں کی طرف توجہ اور ان میں تسلسل اور ان کی آمد کا انتظار ایک مومن کو دوسرے سے ممتاز کرتا ہے۔ غیر مومن سے ممتاز کرتا ہے۔ انسان کبائر سے یا گناہوں سے تبھی بچ سکتا ہے جب نیکیوں کو قائم رکھنے کا ایک تسلسل ہو اور ایک خواہش ہو۔ پس نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ دو دن بعد یعنی پرسوں اتوار سے اس تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ جلسے کے روحانی ماحول کو تو ہم نے روحانی مائدے کے ساتھ ساتھ مادی غذا سے بھی لطف اندوز ہوتے ہوئے گزارا۔ رمضان کے ان بابرکت ایام میں ہم نے جسمانی مادی غذا میں کمی کرتے ہوئے صرف روحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے گزارنا ہے۔ ایک خاص توجہ اور کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے انشاء اللہ۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم رمضان کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہمارے لئے ایک زائد ٹریننگ کیمپ مہیا فرمادیا۔ ایک ایسا روحانی ماحول مہیا فرمادیا جس میں ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک علمی، دینی اور روحانی ماحول میسر کیا جاتا ہے جس میں جہاں ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اپنے جائزے لیتے ہیں اور لینے چاہئیں۔ جلسوں کے فوراً بعد ہی مخلصین کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ جلسہ ہمارے لئے بے انتہا علمی دینی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنا ہے۔ جب احمدی اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف دیکھیں تو ایک حقیقی احمدی خوفزدہ ہو جاتا ہے اور پھر بڑے درد کے ساتھ دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں یہ توجہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو اور نیک نیتی سے ہم اس پر دوام حاصل کرنے والے ہوں۔ پس یہ بھی جماعت احمدیہ کی ایک خوبصورتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی جماعت میں پیدا فرمایا ہے۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ اپنی جماعت کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی“ (یعنی اخلاص اور وفا اور روحانیت میں ترقی مراد ہے) ”ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 536)

پس یہ انتہا کا حسن ظن ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی کو ہلا دینے والی بات ہے۔ یہ ایک انتہائی خوف کی حالت پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اگر ہم ان فقرات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے جائزے لیتے رہیں تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ ہم اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔

دوسرا فائدہ جو ان جلسوں سے ہوتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جو خدا تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے اس کو دیکھ اور سن کر پھر خدا تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ پھرتی ہے۔ ایک احمدی کا سَر اِن فضلوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے فضل برساتا رہے اور ہمیشہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے شکرگزار بننے والے بندے کہلائیں۔

جن جلسوں میں مَیں شامل ہوتا ہوں، عموماً جلسوں کے بعد مَیں ان کا ذکر بھی کیا کرتا ہوں اور اس حوالے سے خدا تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کارکنان کی بھی خواہش اور توقع ہوتی ہے کہ ان کا کچھ ذکر ہو۔ اس لئے آج مَیں جرمنی کے جلسے کے حوالے سے بھی کچھ ذکر کروں گا۔ ایک بات یہاں واضح کر دوں کہ ہمارے کارکنان اس لئے اپنے ذکر کی توقع اور خواہش نہیں رکھتے کہ صرف ان کی تعریف ہو۔ یہ لوگ تو بے نفس ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہیں اور جس جوش اور جذبے سے کام کرتے ہیں وہ کوئی دنیاوی اظہار کے لئے، دنیاوی بدلے کے لئے نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر ان کارکنان کے بارہ میں یہ سوچا جائے تو یہ ان پر بڑی سخت بدظنی ہوگی کہ شاید وہ اپنی تعریف کروانے کے لئے ذکر سننا چاہتے ہیں۔ پس یہ خیال بالکل غلط ہے کہ کارکنان صرف اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں۔ ان کو ان کے نقائص اور کمزوریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ اصلاح ہو۔ بلکہ ہمارے کارکنان تو خود اپنی کمزوریوں کو ایک لال کتاب میں لکھتے ہیں جو جلسہ کے لئے رکھی گئی ہے تاکہ آئندہ کے لئے یہ غلطی دوہرائی نہ جائے اور یہی مومن کا طرہ امتیاز ہے، ایک خاص شان ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتا ہے۔ جماعت کے افراد کا اور خلافت کا جو تعلق ہے اس تعلق کی وجہ سے ان کی خواہش ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کے خیالات ان تک پہنچیں۔ اگر خوشنودی کے الفاظ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں اور اگر کسی قسم کی کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے، توجہ دلائی گئی ہے تو تب بھی اس بات پر خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے جو خالصتاً ہمدردی کے جذبے کے تحت اور مومن ہونے کے ناطے افراد جماعت کے نیکی کی خاطر اٹھنے والے قدموں کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور معیاروں کو اونچے سے اونچا تر کرنے کے لئے جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کی نشاندہی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت کے تعلق اور رشتے کو مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

جرمنی جماعت کے کارکنان اور کارکنات جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اب اتنے میچور (Mature) اور بالغ ہو چکے ہیں کہ ان ڈیوٹیوں کے اکثر میدانوں میں کوشش کر کے کوئی معمولی نقص نکالے تو نکالے ورنہ عموماً بہت اچھا کام ہوتا ہے اور اس میں بھی نقص نکالنے والے کی نیک نیتی اور اصلاح کم ہوگی اور اعتراض زیادہ ہوگا۔ سو فیصد تو کہیں بھی پرفیکشن (Perfection) نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسانی طاقت کے اندر جو بہترین کام ہو سکتا ہے وہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں باوجود اس کے کہ اس کام کے کرنے کی کوئی باقاعدہ ٹریننگ نہیں لی ہوتی جیسا کہ مَیں نے UK کے کارکنان کے بارے میں بھی کہا تھا۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں، مختلف پیشوں کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں جو بڑے احسن طریق پر سرانجام دیتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس کام کے سرانجام دینے کے لئے صرف کر دیتے ہیں۔ کارکنان کے کام کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں اور دیکھنے والوں کو بھی ان کارکنان کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔ وہ کام کر رہے ہوتے ہیں جس میں کوئی مہارت حاصل نہیں کی ہوتی لیکن اس کے باوجود بڑی بڑی غلطیاں نہیں ہوتیں بلکہ معمولی کمیاں رہتی ہیں اور اس سال تو جرمنی والوں نے خاص طور پر بہت محنت کی ہے۔ کارکنان نے بہت تھوڑے وقت میں جلسہ کے جملہ تمام انتظامات کو مکمل کیا ہے۔ جرمنی کے افسر صاحب جلسہ سالانہ بتا رہے تھے کہ جلسہ سے پہلے مارکیاں وغیرہ بھی وہ خود کھڑی کرتے ہیں اس کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے جو وقارِ عمل ہوتے ہیں اس میں اگر وہ جماعت کو کہتے تھے کہ اڑھائی یا تین سو افراد کی ضرورت ہے تو ہمیشہ روزانہ جو وقارِ عمل کرنے والے آتے تھے وہ چالیس پچاس زائد آ رہے ہوتے تھے۔ اور دنیا میں ہر جگہ خدمت کا جذبہ لئے ہوئے احمدیوں کی یہ خوبصورتی ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کے لئے بلاؤ تو دوڑے چلے آتے ہیں۔ پس اس جذبہ کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ جرمنی سے چند دن پہلے مَیں نے بعض وجوہات کی بنا پر اوپر کی انتظامیہ میں تبدیلی کی تھی لیکن انتظامات کو دیکھ کر کوئی احساس نہیں ہوتا تھا کہ افسر جلسہ سالانہ بدلا گیا ہے تو اس وجہ سے کہیں بھی کام کے دھارے میں کوئی روک پیدا ہوئی ہے یا کہیں کام اٹکا ہوا ہے یا رکا ہوا ہے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ میں یا اس سے پہلے سالوں میں جن کمزوریوں کی بھی نشاندہی کی گئی، یا کارکنان نے خود کمیاں محسوس کیں انہیں بڑی خوبصورتی سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ یوکے کے جلسہ سالانہ میں جو اچھائیاں انہیں نظر آئیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے فائدہ بھی اٹھایا۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر کہیں اچھائی دیکھے تو اسے اختیار کرنے کی کوشش کرے نہ کہ حسد کے جذبے سے اس میں کیڑے نکالے اور صرف اپنے کام کو ہی دنیاداروں کی طرح سراہتا رہے اور اچھا سمجھتا رہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ چاہے انفرادی طور پر ہو یا جماعتی طور پر ہو جب بھی رشک اور سبق سیکھنے کی بجائے حسد کا جذبہ ہوگا وہ بے برکت ہوگا۔ مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہے اور اس سے سبق لیتا ہے۔ ان کے کاموں سے سبق لیتا ہے۔ اچھائی دیکھ کر اس کی تعریف کرتا ہے اس کو اپناتا ہے۔ اگر کوئی کمی دیکھے تو اس کی پردہ پوشی کرنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح UK کے جلسہ کے بعد جو مَیں نے کہا تھا کہ جرمنی والے اس طرف توجہ دیں۔ مَیں نے انتظامات میں مزید بہتری کے لئے، خاص طور پر رہائشی خیموں کی حفاظت کے تعلق میں بعض ہدایات دی تھیں، ان پر بھی انہوں نے پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ہر شعبہ میں کارکنان اور کارکنات نے جن میں ایک تعداد بالکل نوعمر نوجوانوں کی اور بچوں اور بچیوں کی ہوتی ہے، یہاں بھی اور وہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ، ان سب نے بھرپور طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسے مکمل تعاون دینا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم نے اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے ہیں اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے کام دنیاداروں کی طرح کسی خاص شخصیت کے کہنے یا اس کے تعلق کی وجہ سے نہیں کرنے بلکہ خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلتے ہوئے اپنے تمام تر فرائض سرانجام دینے ہیں۔ پس مَیں ایک بار پھر جلسہ سالانہ جرمنی میں کام کرنے والے تمام کارکنان مرد و عورت کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بچیوں بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا

کرنے کی بھرپور کوشش کی۔اس طرح ایم ٹی اے جرمنی کے کارکنان نے جلسے کی کوریج اور متفرق پروگرام دکھانے اور بنانے کے لئے بھی بڑی محنت سے کام کیا ہے اور لندن سے جو ہمارے ایم ٹی اے مرکزیہ کے کارکنان کی ٹیم گئی ہوئی تھی ان سے بھی پورا تعاون کیا۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزا دے۔

ہر سال مَیں جرمنی کے کچھ لڑکوں کے ایک کام کا ذکر کرتا ہوں جو کسی ایک علیحدہ شعبے کے تحت تو نہیں ہوتے،لنگر کے نظام کے تحت ہی وہ کام ہے لیکن اس میں تین بھائی بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔یہ ہے دیگ دھونے کی مشین جوان بھائیوں نے خود ایجاد کی ہے۔اس سال بھی انہوں نے اس میں مزید بہتری پیدا کی ہے۔ اسے امپروو (Improve) کیا ہے اور اسے مکمل آٹو میٹک (Automatic) بنا دیا ہے۔اس کے اندر سارا کمپیوٹرائزڈ نظام ہے جو دیگ کو مشین کے اندر لے جاتا ہے،دھوتا ہے اور جب صاف ہو جائے تو اٹھا کے باہر پھینک دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو بھی جزا دے اور ان کے ذہنوں کو مزید جلا بخشے۔اس دفعہ انہوں نے مقامی طور پر دو انجینئر یا ٹیکنیشن یا مکینکس بھی ساتھ لگائے تھے۔ایک شاید بوزنیا کا اور ایک جرمنی کا تھا۔بہرحال ان سب نے بڑا اچھا کام کیا۔

دوسرے یہ کہ میرے دورے کے بعد جو احباب ہیں وہ عموماً سفر کے حالات اور جلسہ کے بعض واقعات جو ایم ٹی اے پر دکھائے اور سنائے نہیں جاتے انہیں بھی سننے کی خواہش رکھتے ہیں،مجھے خطوط میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔تو یہ سفر تو جیسا کہ ہم جانتے ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والے ہر شخص کا سفر ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ برکتوں کے حصول کے لئے تین دن رات ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے سفر کرنے والوں کو بشارت بھی دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بشارت اس کی خوشنودی اور اس کے انعامات کا ملنا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ صرف منہ سے دعویٰ نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر سفر کرنے والے ہیں بلکہ بعض خصوصیات کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔

سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلتَّـائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ:112) یعنی جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں،عبادت کرنے والے ہیں،خدا کی حمد کرنے والے ہیں،خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں،رکوع کرنے والے ہیں،سجدہ کرنے والے ہیں،نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے مومنوں کو تُو بشارت دے۔پس ان تمام باتوں کا پیدا ہونا جن کا ذکر کیا گیا،عبادت کرنے والے ہوں،خدا کی حمد کرنے والے ہوں،خدا کی راہ میں سفر کرنے والے،اس کے حضور جھکنے والے،سجدہ کرنے والے،نیک باتوں کا حکم دینے والے،برائیوں سے روکنے والے،اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بشارت سے نوازا ہے۔

بہرحال مَیں ذکر کر رہا تھا کہ لوگ سفر کے حالات سننے کے شائق ہوتے ہیں۔اس لئے مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے سفر میں خدا تعالیٰ برکت بھی بہت ڈالتا ہے بشرطیکہ وہ تمام لوازمات بھی پورے کئے جارہے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور مَیں نے آپ کو بتایا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر ایک رات ہم بیلجیئم مشن ہاؤس میں بھی ٹھہرے تھے۔وہاں باقاعدہ مسجد تو نہیں ہے کیونکہ لوکل کونسل اس کی اجازت نہیں دیتی۔لیکن دو چھوٹے چھوٹے ہال ہیں جو مشن ہاؤس کے ساتھ ہی مردوں اور عورتوں کے لئے نمازوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ہمارا یہ سنٹر برسلز کے قریب ایک قصبے میں ہے جس کا نام دلبیک (Dilbeek) ہے۔وہاں کے میئر بھی اس دفعہ وقت لے کر مجھے ملنے آئے ہوئے تھے۔ان سے کافی دیر تک مختلف موضوعات پر گفتگو چلتی رہی۔مَیں نے جب مسجد کا ذکر چھیڑا تو کہنے لگے مَیں ذاتی طور پر تو اجازت کے حق میں ہوں لیکن مقامی لوگ اور کونسل کے بہت سے اراکین جو ہیں،باوجود اس کے کہ وہ جماعت کو برا نہیں سمجھتے۔جماعت کے جو فنکشن وغیرہ ہوتے ہیں ان پر بھی آتے ہیں اور بلکہ جہاں بڑے پیمانے پر جماعتی فنکشنز ہوتے ہیں اور کافی ڈسٹربنس (disturbance) بھی ہوتی ہے،ٹریفک بھی ہوتا ہے،لوگ بھی آتے ہیں،نعرے بھی لگتے ہیں اس پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن وہ لوگ مسجد بنانے کے مخالف ہیں۔ان کو رام کرنے میں،ان کو منانے میں کچھ عرصہ لگے گا۔بہرحال ہمارے لئے تو اب وہاں مزید انتظار مشکل ہے۔

اس لئے مَیں نے وہاں کی جماعت کو یہ ہدایت دی ہے کہ برسلز شہر میں مسجد کے لئے جگہ تلاش کریں تاکہ ہم بیلجیئم میں جلد ہی پہلی مسجد تعمیر کر سکیں۔انشاءاللہ۔اور امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ جلد وہاں مسجد کی تعمیر کی صورتحال پیدا بھی ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو بھی پورا فرمائے کہ جو پہلی فیز (Phase) ہے اس میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں مسجدیں نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم از کم ایک مسجد بنا لیں۔پھر انشاءاللہ تعالیٰ جب ایک مسجد بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔

بیلجیئم کی مسجد کے لئے ان کی MP نے بھی جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جن کی اب ٹرم ختم ہونے والی ہے انہوں نے مدد کی حامی بھری ہے۔یہ جلسے پر یہاں بھی آئی تھیں اور سٹیج سے انہوں نے مختصر سا اپنا پیغام بھی دیا تھا اور جماعت سے بہت متاثر ہیں بلکہ میرے بیلجیئم پہنچنے سے پہلے مشن ہاؤس میں موجود تھیں کہ مَیں استقبال کرنے والے لوگوں میں شامل ہوں گی اور کافی دیر تک کھڑی رہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا اس لحاظ سے بھی سینہ کھولے کہ وہ احمدیت قبول کرنے کی طرف بھی قدم بڑھائیں۔ان ممبر پارلیمنٹ خاتون سے ملاقات تھی۔انہوں نے وہاں آئے ہوئے مراکن اور الجیرین جو ہیں ان میں تبلیغ کے لئے اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے بعض مشورے بھی دیئے اور ان کے مشورے بڑے اچھے تھے۔لگتا ہے دل سے تو احمدی ہو چکی ہیں،صرف اظہار کرتے ہوئے ان کو ابھی خوف ہے۔

بیلجیئم میں ایک انڈونیشین نژاد مرد اور بیلجیئم کی ان کی اہلیہ ہیں اور اسی طرح ایک نو احمدی مراکن اور اس کی ایک غیر احمدی کزن تھیں وہ اور کچھ افریقن لوگ آئے ہوئے تھے۔ان لوگوں سے بھی تربیتی اور تبلیغی موضوعات پہ باتیں ہوتی رہیں۔یہ انڈونیشین دوست جن کا میں نے ذکر کیا ہے گزشتہ کئی دہائیوں سے بیلجیئم میں رہ رہے ہیں اور وہیں کہیں انہوں نے شادی کی لیکن ان کو خدا پر ایمان نہیں تھا۔یہ دونوں میاں بیوی جلسہ یوکے (UK) پر بھی تشریف لائے تھے اور آنے سے چند دن پہلے یعنی یوکے جلسے سے چند دن پہلے احمدی ہوئے تھے۔جلسہ پر جب یہاں آئے تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ مَیں تو خدا کے وجود کا قائل نہیں تھا اور یہ سمجھتا تھا کوئی خدا نہیں ہے لیکن جماعت کا لٹریچر پڑھ کر اور جو مبلغ ہیں ان سے باتیں کر کے مَیں خدا کے وجود کا قائل ہوا اور جب مَیں خدا کے وجود کا قائل ہو گیا تو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ مَیں احمدی بھی ہو جاتا۔مراکن لڑکی جو احمدی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے والدین کی طرف سے مختلف اعتراضات اٹھائے۔جو پرانے اعتراضات یہ جماعت پر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔بہرحال ایک گھنٹے کے قریب کافی لمبی یہ مجلس چلتی رہی۔وہاں سے باہر نکلا ہوں تو افریقن اور بیلجین نو احمدی اور وہ لوگ جو احمدیت کے قریب ہیں اور دوستوں میں سے ہیں وہ بھی باہر کھڑے تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ایک نوجوان جنہوں نے اپنا تعارف کرایا۔بیلجیئن تھے۔جو ایک سال ہوا ڈاکٹر بنے ہیں۔ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔جب ان سے تعارف ہوا تو ہمارے مبلغ اور امیر صاحب کہنے لگے کہ یہ احمدیت کے بڑے قریب ہیں لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ابھی مربی صاحب بات کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے فوراً جواب دیا کہ UK کے جلسے پر جو عالمی بیعت ہوئی ہے اور جلسہ کا پروگرام میں نے دیکھا ہے مَیں نے تو اس وقت ہی بیعت کر لی تھی۔تو مربی صاحب اور امیر صاحب کو نہیں پتا تھا۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے کہ خود لوگوں کو بھیجتا ہے۔یہ ہے نُـوْحِـىْ اِلَيْهِـمْ مِـنَ الـسَّـمَـآءِ کا نظارہ۔بہرحال وہاں نمازوں کے بعد انہوں نے دستی بیعت بھی کی۔اس کا اظہار کیا کہ دستی بیعت کروں گا۔

جرمنی کے جلسہ کے کارکنوں کے حوالے سے تو مَیں نے باتیں کی ہیں۔جرمنی کا جلسہ سب نے دیکھا ہے۔ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھایا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ تھا۔حاضری بھی 32 ہزار سے اوپر تھی۔اور گزشتہ جلسہ کے برابر تھی۔امیر صاحب کا بھی خیال تھا اور میرا بھی خیال تھا کہ گزشتہ سال سے شاید 6-7 ہزار حاضری کم ہو کیونکہ گزشتہ سال جوبلی کا جلسہ تھا۔لیکن جلدی جلسہ کرنے کا ایک یہ فائدہ بھی ہوا کہ سکولوں کی چھٹیاں تھیں اس لئے لوگ آئے اور اصل چیز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا فضل فرماتا ہے تو ہمارے اندازے جو ہیں وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرپور تھے۔سب نے تقریریں سنیں۔مقررین کے خطابات سے علمی اور روحانی فائدہ اٹھایا ہو گا۔اُسے صرف حظّ اٹھانے تک ہی محدود نہ کریں بلکہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اپنے دلوں میں پاکیزگی پیدا کریں۔جلسے کو ہمیں صرف علمی اور ذوقی حظ کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے اور نہ ہی ہم وقتی روحانی فائدہ اٹھانے والے ہوں۔بلکہ جیسا کہ مَیں نے سورۃ توبہ کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم وہ تمام خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔عبادت کرنے والے بھی ہوں۔سجدہ کرنے والے بھی ہوں اور رکوع کرنے والے بھی ہوں۔نیکیوں کا حکم دینے والے بھی ہوں۔برائیوں سے روکنے والے اور رکنے والے بھی ہوں۔اور ہوں گے ہم اس وقت جب خود اپنے آپ میں یہ ساری تبدیلیاں پیدا کریں گے۔تب ہی ہم برائیوں سے روکنے والے یہ سب کام کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ کی خاص باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس سال مشرقی یورپ کے ممالک میں سے دس ممالک سے جلسہ جرمنی پر نمائندگی ہوئی ہے۔ان میں سے بلغاریہ ہے،ہنگری ہے،رومانیہ ہے،مالٹا ہے،آئس لینڈ ہے،البانیہ،بوزنیا،میسیڈونیا،کسووو،لیتھوینیا۔ان ملکوں نے اس دفعہ وہاں حاضر ہو کر جلسہ کے پروگرام سنے اور ان میں سے کچھ تعداد تو احمدیوں کی تھی اور بہت سے غیر مسلم یا غیر احمدی مسلمان تھے۔ان وفود سے ہفتہ کی شام کو ایک مشترکہ میٹنگ امیر صاحب نے رکھی ہوئی تھی۔لیکن پھر مَیں نے محسوس کیا کہ فائدہ تبھی ہو گا جب علیحدہ علیحدہ یعنی ہر گروپ سے ہر ملک سے علیحدہ علیحدہ ملاقات ہو اور وہاں کے حالات کے مطابق ان سے باتیں ہوں۔چنانچہ جلسہ ختم ہونے کے اگلے روز ان وفود سے علیحدہ ملاقات ہوئی۔جس میں مَیں نے ان کے تاثرات پوچھے۔ہر ایک نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ جلسہ کا جو انتظام تھا عجیب حیرت انگیز تھا۔ہر ایک نے جو احمدی نہیں تھے اس بات کا اظہار کیا کہ اب ہم نے جماعت کو قریب سے دیکھ لیا ہے۔جلسے کو بھی دیکھ لیا ہے۔اب ہم اپنے رابطے جماعت سے مزید مضبوط کریں گے اور اس بات پر بھی بلا استثناء سب کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا آسان نہیں ہے۔لیکن ابھی کیونکہ یہ دنیادار ہیں اس لئے علم نہیں کہ مجمع کو خدا کی خاطر شامل ہونے والا خود سنبھالتا

ہے۔والنٹیئر اور کارکن تو کم کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر شامل ہونے والا کیونکہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے آتا ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو خود سنبھال رہا ہوتا ہے۔اس لئے کسی پولیس فورس کی یا کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اور ہر جلسہ پر ہمیشہ یہاں بھی، وہاں بھی، دنیا میں ہر جگہ پر جو غیر شامل ہوتا ہے اس کا یہی اظہار کرتا ہے۔ ہر ایک نے یہ کہا کہ امن اور پیار کا ماحول بھی عجیب تھا۔ یہ ہم نے تو کہیں نہیں دیکھا۔ ہر ایک لگتا تھا کہ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہا ہے۔ پھر یہ بھی ان کے لئے حیرت انگیز بات تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو کھانا کھلانا اور بڑے آرام سے کھلانا اور ایسٹ یورپ میں تو ویسے بھی ڈسپلن اتنا نہیں ہے ان کے لئے تو بہت بڑی بات تھی۔ پھر ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ تو ان کے لئے بالکل ہی انوکھی بات تھی۔ پس یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص کرتا ہے۔اس لئے ہمیشہ اس خصوصیت کو بھی قائم رکھیں اور یاد رکھیں۔بعض دفعہ جہاں بڑی بڑی دلیلیں کام نہیں کرتیں عملی نمونے جو ہیں اپنا کام دکھا جاتے ہیں۔

بلغاریہ سے نوّے (90) افراد کا وفد باوجود اس کے کہ وہاں جماعت کی مخالفت ہے اور جو سرکاری مفتی ہے جماعت کا بڑا سخت مخالف ہے اور اس مفتی کی وجہ سے ہماری جماعت پر بڑی پابندیاں بھی لگائی گئی ہیں۔اس کے باوجود اتنے لوگ شامل ہوئے۔اتنی تعداد میں لوگوں کا آنا جس میں سے نصف احمدی اور باقی غیر از جماعت دوست تھے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پھر لوگ ان کی پابندیوں کی وجہ سے حقیقت جاننا چاہتے ہیں۔ یہ پابندیاں بھی تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔مخالفت کی وجہ سے عیسائیوں کو بھی توجہ پیدا ہوئی ہے اور بہت سے عیسائی بھی وہاں آئے تھے۔ایک باپ بیٹی آئے ہوئے تھے۔انہوں نے کہا ہم نے علیحدہ بھی ملنا ہے۔تو باپ نے پھر مجھے بتایا کہ گزشتہ سال مَیں یہاں آیا تھا اور اپنے بیٹے کے ساتھ آیا تھا اور میرا بیٹا وہاں پولیس میں ملازم تھا۔جلسہ پر آنے کی وجہ سے واپس جاتے ہی اس کے خلاف چارج شیٹ لگ گئی۔محکمانہ کارروائی کی گئی اور اس کو پولیس سے فارغ کر دیا گیا۔مَیں نے کہا مقدمہ کر کے اپنا حق لیں لیکن قانون تو وہاں بھی اس طرح قائم نہیں ہے۔اس لئے انہوں نے کہا وہ بھی ملنے کی امید نہیں ہے۔اس پر صرف یہ الزام تھا کہ جرمنی میں احمدیوں کا جلسہ ہوا وہاں کیوں گئے؟ ضرور تم میں کچھ نہ کچھ بغاوت کا عنصر ہے۔ جو لڑکے کا باپ تھا مَیں نے ان سے کہا کہ اپنے بیٹے سے کہیں کہ احتیاط کریں۔ ہمارے لئے اپنے آپ کو اتنی مشکل میں نہ ڈالیں۔اس پر اس شخص نے جواب دیا کہ میرا بیٹا کہتا ہے کہ مجھے تو ان میں سچائی نظر آتی ہے اور یہ مظلوم بھی ہیں۔اس لئے مَیں ہمیشہ انہی کا ساتھ دوں گا۔چاہے میری نوکری جائے یا مجھے کوئی اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، مجھے تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ باتیں کون ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔احمدیت کے یہ لوگ بڑے قریب ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد ان کا سینہ بھی کھولے۔ اس دفعہ جو بیٹی ان کے ساتھ آئی تھیں پڑھی لکھی ہیں۔ ہمارے بعض لٹریچر اور کتب کے اقتباسات کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ان کا جماعت کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔اس وقت مبلغین تو وہاں ہیں نہیں صرف ایک پاکستانی فیملی ہے اور اس فیملی نے ساری جماعت کو وہاں سنبھالا ہوا ہے۔کافی بڑی تعداد میں جماعت ہو گئی ہے۔یہ عیسائی خاتون جن کا مَیں نے ذکر کیا ان کا اس وجہ سے بھی اٹھنا بیٹھنا ہے کہ جماعت کے لٹریچر کا یہ ترجمہ کرتی ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے اُردو بھی سیکھ لی ہے۔مَیں جب اس خاتون کے والد سے مربی صاحب کے ذریعہ باتیں کر رہا تھا تو یہ لڑکی اپنا سر ہلاتی جاتی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہے۔مَیں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں مَیں نے کافی حد تک اُردو سیکھ لی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا بھی سینہ کھولے اور احمدیت کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔اس خاتون کے اُردو بولنے سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ جو ابھی بیعت میں شامل بھی نہیں ہوئے وہ تو قریب آنے کے لئے اُردو سیکھ رہے ہیں اور وہ جن کے ماں باپ کی یہ زبان ہے وہ اسے بھول رہے ہیں تو یہ بعد میں آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر آپ کی زبان میں پڑھ کر کہیں پُرانوں سے آگے نہ نکل جائیں۔

ان وفود میں بعض اخباری نمائندے بھی تھے جنہوں نے اپنے ملکی اخباروں میں جلسہ کی خبریں مع تصویروں کے شائع کرائی ہیں اور اس حوالے سے بھی جو جلسہ ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن گیا اور جماعت کے تعارف کا ذریعہ بن گیا۔ان اخباری نمائندوں کو مَیں نے جماعت کا تعارف اور جو ہم انسانیت کے لئے خدمت کر رہے ہیں اس کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ان کو توجہ دلائی کہ انسانی قدروں کی پہچان ہونی چاہئے۔انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس حوالے سے اخبارات میں کالم لکھتے رہیں گے۔

جلسہ کے بعد جرمن احمدی مردوں اور عورتوں سے بھی علیحدہ علیحدہ وفود کی صورت میں ملاقات ہوئی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والی وہ خواتین جو قریب تھیں ان میں سے دو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ ایک ان میں سے جرمن تھیں اور ایک مصری نژاد تھیں۔مصری خاتون کے میاں بھی مصری تھے۔وہ بڑے عرصے سے یہاں آباد ہیں۔انہوں نے بیعت کی۔ جرمن خاتون جنہوں نے بیعت کی وہ تو جذبات سے اس قدر مغلوب تھیں کہ جب مَیں نے ان سے کچھ سوال کئے، تاثرات بیان کرنے کو کہا تو جذبات کی وجہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے، بار بار رو پڑتی تھیں۔اور یہ کیفیت بناوٹ کی وجہ سے پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعض نئی احمدی خواتین نے اس بات پر بھی بے چینی کا اظہار کیا کہ ہم بعض دکانوں میں کام کرتی ہیں، پہلے ہی کر رہی تھیں جہاں سؤر اور شراب کا کام بھی ہوتا ہے۔ہم کوشش کر رہی ہیں کہ اس کام کو جلد چھوڑ دیں یعنی ان دکانوں کو جلد چھوڑ دیں۔ براہ راست تو یہ کام نہیں کرتیں لیکن بے چینی سے اس بات کا اظہار کر رہی تھیں کہ ہم سے اس وجہ سے چندہ نہیں لیا جاتا۔تو مَیں نے ان کو بتایا کہ اگر تم براہ راست شراب پلانے یا رکھنے یا سنبھالنے کا کام نہیں کر رہی یا سؤر کا کام نہیں کر رہی تو پھر تو کوئی پابندی نہیں۔لیکن اگر کسی بھی اس قسم کے کام میں ملوث ہو تو بہر حال چندہ نہیں لیا جائے گا۔ یہ عذر تمہارے لئے تو جائز ہے کہ اپنا پیٹ پالنا ہے لیکن جماعت کے لئے نہیں۔

پھر جب جرمنی اور یورپ کے مرد احمدیوں کی باری آئی تو ان میں سے بھی بہت سارے ہیں جو جماعت کے بہت قریب ہیں وہ بھی ان میں شامل ہوئے۔ مردوں میں سے ایک جرمن اور ایک ہنگری کے آئے ہوئے دوست جلسہ کی کارروائی دیکھ کر جماعت میں شامل ہو گئے۔انہوں نے وہیں اس مجلس میں پھر دستی بیعت بھی کی اور ان کی یہ بیعت جذباتی کیفیت میں تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی بتایا ہے کہ غیر قوموں میں تبلیغ کے راستے تلاش کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جلسہ کی کارروائی دیکھ اور سن کر جلسہ کی برکت سے اور نیک اثر قائم ہونے کی وجہ سے، نیک نمونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پھل بھی عطا فرماتا ہے۔

یہاں ایک وضاحت یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ یوکے پر مَیں نے نئے شامل ہونے والے ملکوں میں لیتھوینیا کا نام بھی لیا تھا جس پر مجھے یہ بات پہنچی کہ یہ مُلک تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں شامل ہو گیا تھا اور دوبارہ تعداد بڑھانے کے لئے شاید نام لیا گیا ہے۔ملکوں کی تعداد جو مَیں نے 193 بتائی ہے اس کو شامل کر کے بھی تعداد اتنی ہی بنتی ہے۔اس بارہ میں ایک وضاحت یہ بھی کر دوں کہ 1992ء میں یہاں جماعت کا نفوذ ہوا تھا۔ چند لوگوں نے بیعت کی تھی۔ وہاں مشن بھی کھولا گیا تھا۔مبلغین سلسلہ کو بھی بھجوایا گیا تھا۔اس دوران وہاں جماعتی حالات خراب ہو گئے اور جو چند احمدی ہوئے تھے انہوں نے تاتاری مخالفین کے ساتھ مل کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی اور معاندانہ رویہ رکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔ ان حالات میں اپریل 1994ء میں وہاں سے مبلغ کو بھی فوراً نکالنا پڑا۔تو 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر لیتھوینیا کو ان ممالک کی لسٹ سے نکال دیا گیا جہاں جماعت قائم کی گئی تھی۔خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا اعلان فرمایا تھا کہ مَیں اس کو نکالتا ہوں۔ جرمنی کے سپرد یہ ملک کیا گیا تھا۔اب 14 سال کے بعد اس ملک میں نئے سرے سے احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ایک مخلص خاتون جماعت میں شامل ہوئی ہے۔شادی بھی پاکستانی سے ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں رابطے مزید بڑھ رہے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت وہاں ترقی کرتی چلی جائے گی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر کامیاب رہا۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے۔اس روحانی ہلچل کے تسلسل کو قائم رکھیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔تقویٰ میں بڑھنے اور دعاؤں کی قبولیت کا یہ خاص موقع انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ملنے والا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی ترقی کے سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ہمیں پاک صاف کر دے، ہمارے اندر کی تبدیلیوں کو جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں ایک خاص ماحول کی وجہ سے مستقل رہنے والی تبدیلیاں بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ساری دعاؤں کا اصل اور جڑ یہی دعا ہے۔کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں‘‘۔(دنیاوی ضرورتوں کے لئے اور حاجتوں کے متعلق ہوتی ہیں۔) ’’وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ617)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی اس رمضان میں دعائیں کریں ۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔کیونکہ رمضان میں مخالفت بھی زوروں پر ہو جاتی ہے۔ان کے لئے رمضان کی نیکی یہی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کرو اور ان کو تنگ کرو اور انہیں نقصان پہنچاؤ۔ جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت کی مخالفت ہے وہاں ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ رمضان جماعت کے لئے بے شمار برکتیں اور فضل لے کر آئے اور ہم اس سے صحیح رنگ میں استفادہ پانے والے ہوں۔

☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

تحریک جدید......ایک الٰہی تحریک

(سید کلیم احمد عجب شیر، مربی سلسلہ قادیان)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْ تِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّاءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ (سورۃ البقرہ:۲۱۵)

ترجمہ: کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر اُن لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کا بھرپور انتظام فرمایا ہے وہیں اس کی روحانی ضروریات کو بھی پورا کرنے کا خاطر خواہ بندوبست کر رکھا ہے۔ اسی کی ایک کڑی بعثت انبیاء ہے اور اس مقصد کا حصول حد درجہ مشکل ہے۔ اس میں طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے، چاہے وہ انبیاء کا وجود ہی کیوں نہ ہو بلکہ انبیاء کی قائم کردہ جماعتیں بھی اس حظِّ پاک سے محظوظ ہوتی رہتی ہیں۔ اور یہ آزمائش انبیاء کی وفات کے بعد بھی ان کے جاری کردہ سلسلہ کے اثبات اور اصلاح کی غرض سے جاری رہتی ہے۔

غرض ہمہ اقسام کی ابتلاؤں اور آزمائشوں کا وارد ہونا اللہ تعالیٰ کی قدیمی سنت ہے جو تاریخ مذاہب کے ہر دور میں کارفرما رہی ہے۔ جہاں ظلمت و الحاد کا بسیرہ ہو وہاں خدا تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ امید کی راہ دکھلاتا ہے نور کا بول بالا کر دیتا ہے اور ان کی وفات کے بعد ان کے جاری کردہ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ ان کے خلفاء کے ذریعہ آگے بڑھاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''......غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے، خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴)

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ النور:۵۶)

ترجمہ:۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہمارے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پرچم توحید کے بلند کرنے کیلئے ایسے زمانہ میں مبعوث کیا گیا جبکہ ہر طرف شرک والحاد کا بازار گرم تھا ظھر الفساد فی البرِّ والبحر کی آتشی خندقیں منہ پھاڑے کھڑی تھیں۔ توحید کے قیام کی سب سے کٹھن راہ جو انبیاء کی تاریخ میں ملتی ہے وہ ہمارے پیارے آقا کا دور سعید ہے جن میں کبھی شعب ابی طالب میں موحد اعظم کو فاقہ کشی کی حالت میں پناہ لینی پڑتی ہے، تو کبھی صحابہؓ کو اپنا مال و متاع لٹا کر ہجرت کرنی پڑتی ہے۔ تو کبھی خون ریز جنگوں میں اپنے عزیز ان کی قربانی کے ذریعہ قیام توحید کی قیمت چکانی پڑی ہے۔ تو کبھی اصحاب الاموال کو مسجد نبوی کے صحن میں اصحاب الصفہ والی زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ ایسے دور میں جب یک زبان یہ آواز تھی متی نصر اللہ تب خدا تعالیٰ نے خلافت کے زیر سایہ اَلا انّ نصر اللّٰہ قریب کا نظارہ دکھایا کہ قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت انہیں خانما برباد وں کے زیر نگیں کئے گئے اور ان کے شاہی خزانوں کی چابیاں مدینہ کے فاقہ مستوں کے ہاتھوں میں تھمائی گئیں۔ خلافت کی یہ وہ برکت تھی کہ مسجد نبوی میں کئی کئی دنوں تک بھوکے پڑے ابوھریرہؓ نے کسریٰ کے جواہرات سے مزین رومال پر تھوکا۔

قارئین کرام!! جب مذاہب عالم کی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ کسی بھی مامور من اللہ کے متبعین کو ابتلاؤں اور آزمائشوں سے گزرے بغیر سرفرازی نصیب نہیں ہوئی بلکہ یہ سلسلہ خلافت کے ذریعہ ہی حالت خوف کو امن میں بدلنے کا موجب رہا ہے تو پھر کیونکر ممکن تھا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کی روحانی برگزیدہ جماعت اللہ تعالیٰ کی اس سنت جاریہ سے اچھوتی رہتی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کو عالمگیر غلبۂ اسلام کی راہ میں آنے والی روکوں اور تائید الٰہی کے ذریعہ ان کے ازالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اس کی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے کہ محنت و جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم اپنے سارے آراموں کو اس ظہور کیلئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی وہ موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔''

(فتح اسلام صفحہ ۱۰)

اللہ تعالیٰ کی اسی سنت جاریہ کے مطابق بانی جماعت احمدیہ اور آپؑ کی پیاری جماعت پر یوم تأسیس ہی سے ابتلاؤں و آزمائش کے کٹھن دور آئے۔ بانی جماعت کے ہی دور میں معاندین اسلام نے اپنے زعم میں اسلام کو نیست و نابود کرنے کے منصوبے بنا لئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اس کٹھن دور سے خلاصی کا سامان فرمایا اور حضرت مسیح موعودؑ کو ایک مبشر اولاد کی بشارت دی کہ غلبہ اسلام کی ذمہ داری خلافت کے زیر سایہ مضبوط کندھوں پر ڈالی جائے گی۔ جس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۱۹۳۴ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جب مخالفین و معاندین اسلام نے اس الٰہی سلسلہ کو تباہ و برباد کرنے کی قسمیں کھا لیں بلکہ چوطرفہ حملوں سے اپنی اُن بدبخت کوششوں میں ترقی بھی کرتے رہے۔ خاص طور پر احراری فرقہ جو کہ اپنے زعم میں خدا سے جنگ کرنے چلا تھا۔ جن کے عمائدین اس تعلّی سے یہ دعوےٰ کرتے تھے کہ

''ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے اور اسے جلدی جلدی کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اسقدر تنگ کر دیں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا مٹ جائیں گے۔ بڑے بڑے آدمی ہمارے ساتھ ہیں''۔

(الفضل ۷ فروری ۱۹۳۵ء)

نیز یہ دھمکی بھی احمدیوں کو دی گئی کہ:۔

''اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے، اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے''۔

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ خان کابلی صفحہ ۱۰۰)

ہندوستان بھر کے کروڑوں مسلمانوں کی بھرپور حمایت اور حکومت وقت کے بہت سے ناعاقبت اندیش افسران کی مکمل پشت پناہی حاصل ہونے کی وجہ سے احراریوں کے حوصلے اتنے بڑھے کہ انہوں نے ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان سے متصل موضع رجادہ میں تین روزہ کانفرنس منعقد کر کے اس درجہ اشتعال انگیز تقریریں کیں کہ پنجاب کا سارا ماحول مکدّر ہو گیا۔ رفتہ رفتہ حالات اتنے بگڑ گئے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء کو قادیان میں دو ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔

پر خدا تعالیٰ کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس نے اس مٹھی بھر جماعت کی قیادت ایسے بازوؤں کو سونپ دی تھی جس کی پیدائش سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ''اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا......زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا''

لہٰذا اس پُر آشوب دور میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی اس مظلوم جماعت کو صبر و استقلال کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''......آپ لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ آخر ہم نے کیا قصور کیا ہے۔ ملک کا یا حکومت کا کہ ہم سے یہ دشمنی اور عناد کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے......ہم کسی کے گھر پر حملہ آور نہیں ہوئے، حکومت سے اس کی حکومت نہیں مانگی رعایا سے اس کے اموال نہیں چھینے بلکہ اپنی مساجد ان کے حوالے کر دی۔ اپنی بیش قیمتی جائیدادیں ان کو دے کر ہم میں سے بہت سے لوگ قادیان میں آگئے کہ اس سے خدا کا نام لے سکیں مگر پھر بھی ہم پر حملے کئے جاتے ہیں اور حکومت بھی ہمارے ہاتھ باندھ کر ہمیں ان کے آگے پھینکنا چاہتی ہے اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارا قصور کیا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴)

نیز فرمایا:

''یہ زمانہ ہمارے لئے نہایت نازک ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ وقت ایسا ہے کہ ہمیں اہم قربانی کی ضرورت ہے......آج ہمارے جھنڈے کو گرانے کی بھی دشمن پوری کوشش کر رہا ہے۔ اور سارا زور لگا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیں جو جھنڈا دے گئے ہیں، اسے گرا دے اب ہمارا فرض ہے کہ اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑے رہیں اور اگر ہاتھ کٹ جائیں تو پاؤں میں پکڑ لیں اور اگر اس فرض کی ادائیگی میں ایک کی جان چلی جائے تو دوسرا کھڑا ہو جائے اور اس جھنڈے کو پکڑ لے''

(رپورٹ مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء)

قارئین! اس مرد خدا نے اپنی اس مٹھی بھر جماعت کو دشمنوں کے نرغے سے اپنی جاندار قیادت اور الٰہی تائید کے دم سے برکت خلافت کی روشنی میں ایسے دور سے نکالا کہ گویا طوفان نوح کا نظارہ تھا دشمن اپنے زعم میں احمدیوں کا عرصہ حیات تنگ کر رہے تھے مگر خدا تعالیٰ اس مرد مجاہد کو دنیا کے کناروں تک شہرت دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔ لہٰذا اذن الٰہی کی روشنی میں حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنی جماعت کو فرمایا فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ (سورۃ الجمعہ)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں دنیا میں پھیلائے۔ اگر تم دنیا میں پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونہ کونہ میں، یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، کوئی ملک، دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ جیسے صحابہؓ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ، اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۷۲۔۷۳)

تحریک جدید کے مکمل ڈھانچہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا:۔

"ایک پہلو تعلیم و تربیت ہے۔ دوسرا پہلو تبلیغ و اشاعت اور تیسرا پہلو دعا اور روزے ہیں"۔

تحریک جدید میں نوید الٰہی ہے۔ یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے کٹھن ادوار میں کی گئی متیٰ نصر اللہ کی دعا کا جواب ہے اور اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے ذریعہ الا انّ نصر اللہ قریب کی تسلی دے رہا ہے۔

تبھی تو آج جماعت احمدیہ خلافت کی برکات کی روشنی میں قادیان کی تنگ جگہوں سے نکل کر اس عظیم الشان تحریک کے ذریعہ دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اس جہاد میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس الٰہی تحریک کے ثمرات کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں۔ اس الٰہی تحریک کے نتیجہ میں ایک کمزور جماعت نے گوشہ تنہائی سے نکل کر عالمگیر حیثیت حاصل کی ہے۔ اور مخالفین کے منصوبوں کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔

ایڈیٹر زمیندار مولوی ظفر علی خان صاحب لکھتے ہیں:۔

"احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احراریوں نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب منعت ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے، بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے؟ کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے؟ کیا بھُولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی ہے؟ احراریو! کان کھول کر سن لو، تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ گالیاں اور بدزبانی۔ تُف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلّغ ہیں۔ مختلف امور کے ماہر ہیں، دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا اگاڑ رکھا ہے"۔

(ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی اظہر علی اظہر سیکرٹری احرار اسلام صفحہ ۱۹۵)

قارئین کرام! دشمن کے اس اعتراف نے پھر قرآن مجید کے اس قول کی تائید کی کہ کم من فئۃٍ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اسلام کو تمام عالم پر غالب کر دکھائے۔

اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خلفاء احمدیت کے ارشادات و تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے اس آسمانی مشن کے سپاہی بنیں۔ اسلام کے دور اوّل میں جانوں کی قربانی کی بھی ضرورت تھی مگر اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ جان تو تقاضہ نہیں بلکہ مال کا تقاضہ کر رہی ہے کہ آپ اگر تبلیغ اسلام کی اس عظیم الشان مہم میں حصہ دار بننا چاہتے ہو اور اس جہاد کبیر میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنی آرام اور آسائش کو ترک کر دو اور اپنے اموال خدا اور اس کے رسول اور اس کے خلفاء کے منشاء کے مطابق تبلیغ اسلام میں خرچ کرنے میں کوتاہی نہ کرو۔ اور دعاؤں کے ذریعہ اس تحریک میں شامل ہو جاؤ۔ خود بھی اور اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رکھو بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ قرآن مجید ہمیشہ اعمال صالحہ کا حکم دیتا آیا ہے کہ عمل وہی صالحہ ہے جو مناسب وقت اور حسب ضرورت کیا جائے۔ اب وقت ہے کہ ہم دنیا کے گوشہ گوشہ تک اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں جس نعمت سے ہم مستفید ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مالی جہاد کے ذریعہ اسے دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

بانی تحریک جدید المصلح الموعودؓ انہیں الفاظ میں تحریک جدید کا خلاصہ بیان فرماتے ہیں۔

"تمام لوگوں تک پہنچانے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"۔

(الفضل جلد ۳۰ شمارہ ۲۸۰)

قارئین کرام! اسی مبارک تحریک کی بدولت جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کا اعزاز حاصل ہے۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کی فضیلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا۔ اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر بڑھتے چلے جاؤ"۔

قارئین! حضرت المصلح الموعودؓ کے دورِ پر جب نظر جاتی ہے تو عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ کسقدر قابل فخر تھے وہ لوگ! جنہوں نے باوجود غربت کے اپنی بکریاں، مال و متاع بیچ بیچ کر مہینوں فاقہ کشی والی زندگی گزار کر اس مبارک تحریک کو مضبوطی بخشی تھی۔ جس کے نتیجہ میں آج جماعت دنیا کے ۱۹۳ ممالک تک پھیل چکی ہے۔ آج ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی بروقت کی گئی قربانیوں کو زندہ رکھیں اور اس کے سینچے ہوئے پودے کو جو تناور اور پھلدار درخت کی صورت میں آج ہمارے بیچ موجود ہے، کے پھلوں کو دینی و مالی قربانیوں کے ذریعہ ان احباب تک اس کا فیض پہنچائیں جو اس سے محروم ہیں ؎

کام مشکل ہے بہت، منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

تحریک جدید کی اہمیت خلفاء عظام کے تاکیدی ارشادات کی روشنی میں یوں درج ہے۔

حضرت المصلح الموعود بانی تحریک فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا، اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے" (بدر ۴ جنوری ۱۹۵۴)

تحریک جدید کیلئے ہر قسم کی قربانی کی تلقین کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے غلبے اور اس کی فتح کا بیج بو دیا گیا ہے اگر وہ بیج اپنی نشو نما کیلئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد پھولنا اور پھلنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے اموال کی ضرورت ہے تو ہمیں اموال پیش کر دینے چاہئیں تا کہ ساری دنیا میں اسلام کے مربی پہنچیں اور وہاں اللہ کا نام بلند کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۶۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک جدید کے صلہ میں پھیلے جماعتی نظام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ مسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ایک USSR کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی USSR کیلئے وقف کر دے تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں"۔

(از تقریر ٹورانٹو کینڈا۔ بحوالہ کتاب حوا کی بیٹیاں)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ذریعہ صداقت اسلام سے فیضیاب ہونے والے نومبائعین کو بھی اس مبارک فریضہ میں حصہ دار بننے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"نومبائعین کے دلوں میں بھی یہ احساس جاگزیں کیا جائے کہ تم تک احمدیت کا پیغام تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے والوں ہی کی بدولت پہنچا ہے۔ اس لئے اب تم بھی اس جہاد کبیر میں حصہ دار بن کر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بنو۔

(خطبہ جمعہ ۵ نومبر ۲۰۰۴ء)

پس اس مبارک تحریک میں شامل ہونا نہایت آسان ہے۔ جس سے آپ جہاد کبیر کے سپاہی بنیں گے اور اپنی عاقبت سنوار نے والے ہوں گے۔ حضور المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں یوں درج ہیں:۔

"اگر کوئی شخص ایک ماہ کی نصف دیتا ہے مثلاً اس کی ایک سو روپیہ آمد ہے تو وہ پچاس روپے لکھوائے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھوا دیتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۵۲ء)

آخر میں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کیلئے جو انعامات مقرر ہیں حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

"یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسلئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی، ان کو بھی دور کرے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور اُن کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔ (انیس رسالہ کتاب صفحہ ۱۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کی خدمت کرنے والوں میں سرفہرست رہنے کی سعادت عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

تحریک جدید کا تعارف
اور اس کا ایک اہم مطالبہ، سادہ زندگی

(سید فہیم احمد، نیشنل صدر بھوٹان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا تعالیٰ کی خاص مشیت اور اُس کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کا اعلان فرمایا، یہ ایک انقلاب انگیز تحریک تھی۔ جس کے ذریعہ اکناف عالم میں توحید الٰہی کے قیام اور اشاعت دین حق کی مضبوط بنیاد ڈال دی گئی اور اس تحریک سے جماعت احمدیہ کی دینی سرگرمیوں میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔

اس تحریک کی بنیاد نومبر ۱۹۳۴ء میں رکھی گئی جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور ایذاء رسانیوں نے تیز و تند طوفان کی شکل اختیار کرلی تھی اور جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی تحریک اپنے نقطہ عروج پر تھی۔ دوسری طرف حکومت برطانیہ بھی اُن کی پشت پناہی کررہی تھی۔

الغرض تحریک جدید کے جاری کرنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ ایسا فنڈ جماعت کے پاس جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام اور دین حق کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غرض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کردیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہوتا ہے“۔

پس تحریک جدید قربانیوں ہی کے مطالبہ کا دوسرا نام ہے۔ اس تحریک میں حضور رضی اللہ عنہ نے پہلے ۱۹ مطالبات جماعت کے سامنے رکھے جنہیں بعد میں زیر ہدایت حضور رضی اللہ عنہ ۲۷ کردیا گیا۔ اُن مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ سادہ زندگی ہے۔ آج اسی عنوان پر خاکسار قارئین کے علم میں اضافہ کیلئے ارشاد خداوندی اور سنت رسول کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ جس کے آئینہ میں تمام احمدی جو خود کو جماعت احمدیہ کا اہم وجود تصور کرتے ہیں۔ ذرہ اپنا بھی جائزہ لیں کہ ہم نے اس اہم مطالبہ کا حق کہاں تک ادا کردیا۔ سادہ لفظ کے معنی اُردو لُغت میں درج ذیل ہیں۔ سادگی، صفائی، راست بازی۔ صاف دلی۔ سیدھا پن۔ وہ حالت جو نمائش اور بناوٹ کے بغیر ہو، نیک طبیعت اور سادہ رو۔ ان معنوں کی رو سے سادہ زندگی کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی اس رنگ میں گزاری جائے کہ اُس میں نمائش نہ ہو۔ دکھاوا نہ ہو۔ تصنع۔ بناوٹ اور تکلف سے بالکل پاک ہو۔

الغرض سادہ زندگی بسر کرنے سے مراد یہ ہے کہ دینی احکام کی تعمیل میں درمیانی راہ اختیار کی جائے۔ نہ افراط ہو اور نہ تفریط یعنی انسان نہ تو بالکل ہی تعیّش میں پڑ جائے۔ اور نہ بخل اور کنجوسی سے کام لینے لگے کہ وہ جائز ضرورت بھی پوری نہ کرے کیونکہ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ اُس کے بدن پر خدا تعالیٰ کی نعماء کا اثر بھی دکھائی نہ دے۔ لہٰذا سادگی درمیانی راہ کو اختیار کرنے کا نام ہے۔ اسی بات کو خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی میں اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

کہ خدائے رحمٰن کے بندے وہی ہوتے ہیں جو خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں بلکہ وہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اے اہل ایمان تم کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو ایک اور جگہ بیان فرمایا کہ فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ بہترین کام میانہ روی والا ہی ہوتا ہے۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمام نبی نوع انسان کیلئے اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ ہے۔ جیسے ارشاد خداوندی ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃٌ حسنۃ

یعنی تمہارے لئے خدا تعالیٰ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی جس سادگی سے شروع کی۔ اسی طرح پر اپنی ساری عمر گزار دی۔ جب فتوحات کے نتیجے میں بے شمار مال آیا تو وہ سب کا سب راہ خدا میں خرچ کردیا۔ اور اپنے لئے وہی جَو کی روٹی اور چند کھجوریں رکھیں اور انہی پر بسر اوقات کی۔

چنانچہ علامہ شبلی نعمانیؒ اپنے ایک مضمون اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز معاشرت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں اُن آفاقی اصولوں کو ملحوظ رکھتے تھے جن پر آپ تسلسل سے عمل فرماسکتے تھے۔ گھر کا کام کاج خود کرتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ گھر میں خود جھاڑو دیتے، دودھ دوھ لیتے۔ بازار سے سودا سلف، جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے۔ حتیٰ کہ گدھے یا خچر کی سواری سے آپ کو عار نہ تھا۔ غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے اور اُن کے ساتھ کھانے پینے سے اجتناب نہ کرتے۔ حسن خلق، تواضع تصنّع سے پرہیز آپ کے اخلاق حسنہ تھے“۔ (روزنامہ پاکستان ۲۸ ستمبر ۱۹۹۵)

۱۹۳۴ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہی وہ سال ہے جب مخالفین نے مخالفت میں انتہا کردی تھی اور وہ چاہتے کہ جماعت کو ختم کردے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں۔ ان حالات میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا جو عظیم الشان منصوبہ القاء فرمایا جس کے جاری کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ احباب جماعت ہر رنگ میں احیائے دین حق کیلئے قربانی کریں۔ اس ضمن میں آپ رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت کے سامنے ۲۷ مطالبات رکھے۔ جن میں سے سب سے اہم اور پہلا مطالبہ سادہ زندگی ہے۔ اس مطالبہ کو پیارے امام نے ریڑھ کی ہڈی قرار دیا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جسم میں ریڑھ کی ہڈی کو کتنی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس مطالبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کیلئے کریں گے۔ اور اسی طرح اُمراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اس وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ کام آئے گا“۔ (خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۶)

غذا میں سادگی اختیار کرنے کے متعلق احباب جماعت کو مزید تلقین کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے۔ یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں ملکر ایک ہوں گے لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاول کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ سوائے اس صورت میں کہ کوئی دعوت ہو یا مہمان گھر میں آئیں، اس کے احترام میں اگر ایک سے زائد کھانے تیار کئے جائیں تو یہ جائز ہوگا۔ (الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴)

لباس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”لباس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں آئی ہاں بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ اُن کے خراب ہوجانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف پر یا تین چوتھائی یا ۴/۵ پر آجائیں۔ ہاں سب سے ضروری بات عورتوں کیلئے یہ ہوگی کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں بلکہ ضرورت ہو تو خریدیں۔ دوسری پابندی عورتوں کیلئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں گوٹا کناری فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں“۔ (الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴)

اس ضمن میں آپ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین (مبلغین) کو مخاطب ہوکر فرمایا: ”ہمارے مجاہدین کو ممالک بیرون میں نکٹائی اور پتلون کی اجازت نہ ہوگی۔ ہاں پتلون نما پاجامہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح داڑھی (اہل ایمان جیسی) رکھی جائے اور سر کے بال انگریزی طرز پر بڑے چھوٹے نہ رکھے جائیں“

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۵)

پھر فرمایا: ”کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اُسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ کہیں دھبہ نہ پڑ جائے اور اس طرح غریبوں کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا۔ اس کے مقابل پر اُس شخص کو زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑے کے ہیں اور اُن کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا۔ جو امارت و غربت میں امتیاز پیدا کردیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلّف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے۔ سخت ناپسندیدہ ہے اور فتنے پیدا کرنے والا ہے۔ خواہ اُس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں۔“ (از خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۴)

اسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ لباس کی سادگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا یہی نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے۔ امیر اپنے کپڑے سنبھالے رکھتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے۔“

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۴)

شادی بیاہ کے موقع پر ولیمہ وغیرہ کی دعوت کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے جیسا کہ...... کہ ایک بکرا ذبح کیا، شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا“۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ فروری ۱۹۳۷)

لباس کی غرض و غایت کے متعلق آپ مزید فرماتے ہیں:۔

”شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیات کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں حالانکہ لباس کی غرض یہ ہیکہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو۔ لیکن عام طور پر لباس کے عام معنے زینت سے نکل کر فخر اور عیش کی طرف چلے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ دکھانے کیلئے کپڑے بنواتے ہیں“۔

(خطبہ جمعہ ۱۴ فروری ۱۹۴۸)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

”سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ دراصل دُنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے“

(تحریک جدید کیا ہے صفحہ ۸)

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور موقع پر فرمایا:۔

”سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے، سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کیلئے تیار نہیں ہوسکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے“۔

(خطبہ جمعہ ۲۶ فروری ۱۹۳۶)

اُس مطالبے کے متعلق جو تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ ہے۔ آپؓ مزید فرماتے ہیں:۔

اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کردیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کیلئے خدا کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کیلئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو۔ اُس میں شامل نہیں ہوسکتا۔ ایک غریب آدمی اگر (تزکیہ مال) دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو، روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کرسکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرسکے‘‘۔

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵)

سادہ زندگی اختیار کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا تھا کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ یہ تو نہیں کرسکتا کہ وہ صرف ایک ہی کھانا کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کیلئے ہو۔ پیٹ بھرنے کیلئے کافی نہ ہو۔ مثلاً چٹنیاں اور مربے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گزارہ نہیں کرسکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقے کیلئے ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اُن کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقہ کیلئے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کیلئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کردی ہے کہ جو بات اُن کیلئے (یعنی یورپ والوں کیلئے) تکلیف کا موجب ہے۔ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اُسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں۔ جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے۔ انہیں جنگ کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ تحریک جدید کے ماتحت ہماری جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خدا تعالیٰ کے فضل سے نکل گئی ہے۔ پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر جانا تھا مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس تحریک جدید کے زمانہ میں ہی ایسے حالات پیدا کردیئے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں لوگ اس بات پر مجبور ہورہے ہیں کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں اور کھانے اور پینے کی چیزوں میں کمی کریں۔ پس انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ دُنیا میں اس قسم کے زمانے بھی آتے رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں نہ عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیّر پیدا کرنا چاہئے اور اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دُکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو‘‘۔

(از خطبہ جمعہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۳)

آخر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد جو حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، درج ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں: ’’سادہ زندگی گزارنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے‘‘۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو سادہ زندگی کی اہمیت وافادیت کو سمجھنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں قربانی کے ہر میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کے حق میں پیارے آقا کا دُعائیہ مکتوب

تحریک جدید کے آغاز سے جاری طریق کے مطابق امسال بھی دفتر کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی فہرست بغرض حصول دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں حضور پر نور کی جانب سے موصولہ مشفقانہ دُعائیہ مکتوب کا عکس سطور ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

لندن

QDN-8762

3.10.09

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان میں تحریک جدید کے چندہ کی سو فیصد ادائیگی کرنے والی بھارت اور نیپال کی جماعتوں کی فہرستیں زیر نمبر TJ-09/19.09.09 موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اموال ونفوس میں برکت بخشے اور پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اور آپ کے سب ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(خلیفۃ المسیح الخامس)

اللہ تعالیٰ جملہ صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں سالِ نو میں پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بشارت احمد حیدر، قائم مقام وکیل المال تحریک جدید قادیان)

گمشدہ رسید بکس

جملہ احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ سرکل مرشد آباد صوبہ بنگال کو جاری کردہ رسید بکس کل بارہ عدد نمبر۔ 21807, 21808, 21809, 21810, 21811, 21812, 21813, 21814, 21815, 21816, 21817, 21818, گم ہوگئی ہیں۔ مندرجہ بالا رسید بکس نظارت ہذا کی طرف سے کالعدم قرار دے دی گئی ہیں۔ آئندہ احباب جماعت ان رسید بکوں پر کسی قسم کے چندہ کی ادائیگی نہ کریں۔ اگر کہیں کوئی رسید وغیرہ دیکھیں تو اس کی اطلاع نظارت ہذا وامیر صاحب کو کردیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے برادر نسبتی مکرم چوہدری محمد سعید احمد صاحب مورخہ ۶-۱۱-۲۰۰۹ بروز جمعہ رات اڑھائی بجے کراچی میں بعمر ۶۵ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم وفات سے پندرہ روز قبل موٹر سائیکل کے ایک حادثے میں سر میں شدید چوٹ لگنے کے باعث زخمی ہوگئے تھے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ لیکن قضائے الٰہی غالب آئی۔ مرحوم حضرت قاضی زین العابدین صاحب صحابی کے پڑپوتے اور محترم قاضی منظور احمد صاحب کے پوتے نیز مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم اپنے پیچھے اہلیہ اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑ گئے ہیں۔ سبھی بچیاں شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کے تین بھائی مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب اور مکرم چوہدری منصور احمد صاحب لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ دو بہنیں فیض آباد میں ایک بہن لکھیم پور اور ایک قادیان میں سبھی شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر احمد اقبال، انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان)

قربانی کی عید۔ احکام اور مسائل

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ، راجستھان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں عیدالاضحیٰ آرہی ہے۔عید کے دن اور اس کے بعد بھی تین دن تک مسلمان قربانی دیتے رہتے ہیں۔ ان دنوں اگر ہم ایک جانور کے ذبح کر دینے سے یہ کہیں کہ سنت ابراہیمی کی یادگار منانے میں ہم کامیاب ہوگئے ہیں۔تو پھر یقیناً یہ ایک قربانی کا بڑا ہی عامیانہ اور سطحی تصور ہوگا۔ ذرا خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں پر گہری نظر ڈال کر دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ توحید ربّ العالمین کی خاطر کیسے کیسے رشتوں کو توڑ کر اور قربانی کی کیسی کیسی نادر روزگار مثالیں قائم کرکے انتہائی اعلیٰ مقام خلت پر نظر آتے ہیں۔ رشتہ پدری کی قربانی قوم و برادری کی قربانی قومی معبودوں کی قربانی جان کی قربانی (اقتلوہ اوحرقوہ) ایثار و قربانی کے اس تسلسل پر غور کریں اور دیکھیں کہ ان تمام علائق کو جو انسان اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی علاقہ ایسا ہے کہ اس خلیل اللہ موحد اعظم نے اللہ کی رضاء کے حصول کیلئے نہ توڑ دیا ہو۔ جب خون، نسل، قومیت اور وطنیت کے تمام رشتے کٹ چکے اور بمطابق ارشاد الٰہی ہجرت کرکے ایسی سرزمین میں آپہنچے جہاں زندگی گزارنے کے ضروری اسباب و ذرائع مفقود تھے۔ لیکن معیت الٰہی کی نعمت سے مالا مال تھے۔ دل میں اولاد کی خواہش پیدا ہوئی اور دُعا کی رب ھب لی من الصالحین ۔اس دُعا میں اُمت مسلمہ کی پیدائش کا سروسامان پوشیدہ تھا۔ قضاء قدر کے نوشتوں میں پہلے سے یہ طے ہو چکا تھا کہ اس موحد کامل کے ذریعہ سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی دُعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور اسماعیل علیہ السلام جیسا حلیم و بردبار بیٹا عطا فرمایا۔ بیٹا جب جوانی کی عمر کو پہنچنے لگا تو خواب میں بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔ کیسا بیٹا؟ اسماعیل جیسا حسین و جمیل، صالح بیٹا۔ اِدھر بیٹے پر جوانی آرہی ہے، اُدھر باپ پر بڑھاپا طاری ہے اور اب نعم البدل کی توقع نہیں۔ ہاں وہ بیٹا جو دُعائیں مانگ مانگ کر حاصل کیا ہے، ان حالات کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام خیال بھی نہیں کرتے کہ ذبح اسمٰعیل کا خواب محض خواب و خیال بھی ہوسکتا ہے۔ آپؑ بڑی بے تکلفی سے یہ دردناک خواب بیٹے کو سنا دیتے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ وہ وقت کس قدر درد انگیز ہوگا۔ لیکن اسمٰعیل علیہ السلام کے قلب کی استقامت اور آپ کے مقام عزیمت کو دیکھیں کہ باپ کے خواب کو سنتا ہے اور قربان ہونے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ ذکر آتا ہے کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زندگی کے سرمایہ اور محبوب فرزند کو زمین پر ذبح کرنے کیلئے لٹا دیتے ہیں اور ذبح کرنے کیلئے چھری چلاتے ہیں تب قدرتِ الٰہی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کے مطابق اسماعیل کی جگہ یعنی ان کے فدیہ میں ایک دُنبہ کو ذبح کیا جاتا ہے۔وفدینٰہ بذبحٍ عظیم۔

پس حکم خداوندی کی یہ بے مثال اطاعت، عدیم النظیر تسلیم و رضاء اور ثبات و استقامت کا یہ حیرت انگیز مقام خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقدس اور غیر فانی کارنامہ ہے جو خدا کی نظر میں اس درجہ مقبول ہوا کہ اسے آنے والی نسلوں کیلئے روشنی کا مینار قرار دیا جائے۔

اس جذبہ اطاعت کا نام اسلام ہے اور اس جذبہ کی تازگی اور تجدید کا نام قربانی ہے۔ اسی پاک نمونہ کے قیام کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

”ہم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل سے ہیں خ اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مثیل ثابت کرے۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کیلئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کردے اور اُسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے۔ پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کیلئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کیلئے آگے بڑھتے رہیں گے، دُنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دُنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قوتیں اور تمام بادشاہتیں ملکر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو۔ اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گروگے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دُنیا ہم کو ڈراتی ہے، ہم کو دھمکاتی ہے۔ اور اپنی طاقت و قوت کے مظاہرے کرتی ہے۔ بیشک ہم کمزور ہیں اور ظاہری طاقت و قوت کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دُشمن جتنا بھی ہم کو ڈبوئیں گے اتنا ہی ہم اُبھریں گے۔ جتنا بھی وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہیں گے اتنا ہی ہم اُونچا اُٹھائیں گے۔ جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے، خدا تعالیٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اسماعیل کا نمونہ بن جائے“

(بحوالہ خطبہ عیدالاضحیہ مطبوعہ الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۴ء)

اب آگے عید قربان سے متعلق بعض احکام اور مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مشکوٰۃ باب فی الاضحیۃ)

قربانی کی اہمیت: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری و مسلمانوں کی عیدگاہ میں حاضر نہ ہو“ (الترغیب ج ۲ ص ۱۵۵)

حضور نبی پاک ﷺ کا معمول: ” حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کی“ (مشکوٰۃ باب فی الاضحیۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مینڈھا ذبح کرتے جو موٹا تازہ سینگوں والا ہوتا اور جس کی آنکھیں منہ اور ٹانگیں سیاہ ہوتیں (مشکوٰۃ)

اس تعلق میں مزید وضاحت کیلئے ملاحظہ ہو فقہ احمدیہ حصہ عبادات صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۳)

عید الاضحی کا بہترین عمل: ” حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی والے دن اللہ کو کوئی عمل اتنا زیادہ محبوب نہیں جتنا خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) کا عمل ہے“ (مشکوٰۃ)

شرفِ قبولیت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔” قربانی کے اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر قطرہ خون کے گرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے پس تم خوشی خوشی اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرو“۔ (مشکوٰۃ)

قربانی کا اجر و ثواب: ” صحابہ کرامؓ نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہمارے لئے اس قربانی میں کتنا اجر اور ثواب ہے، آپؐ نے فرمایا:۔ ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ صحابہؓ نے پھر سوال کیا کہ دُنبہ، بھیڑ اور اُونٹ وغیرہ کی اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:” اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی بارگاہ خداوندی سے ملے گی“ (مشکوٰۃ)

عیب دار جانور جن کی قربانی جائز نہیں: مشکوٰۃ کی حدیث ہے کہ:۔ ا۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بالکل ظاہر ہو (۲) کانا (بھینگا) جانور جس کا کانا پن واضح ہو۔ (۳) بیمار جانور۔ جس کی بیماری بالکل نمایاں ہو (۴) کمزور اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو۔ (مزید وضاحت کیلئے ملاحظہ ہو کتاب فقہ احمدیہ حصہ عبادات صفحہ ۱۸۲)

قربانی کا جانور خود ذبح کرے: قربانی کا جانور خود ذبح کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خود قربانی ذبح نہ کرے تو ذبح کے وقت اس کے پاس موجود ضرور رہے۔

بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی لڑکیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے خود ذبح کریں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت بھی اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے۔

قربانی کا گوشت: ۔قربانی کا گوشت خود کتنا کھائے اور کتنا تقسیم کرے۔ اس کی کوئی حد کسی نص صریح سے ثابت نہیں۔ البتہ یہ ہدایت ضرور ہے کہ فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر (سورۃ حج) قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ۔ محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔ گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں ایک اپنے لئے۔ دوسرا احباب اور متعلقین کے لئے اور تیسرا فقراء و مساکین کیلئے۔

پورے گھر کیلئے ایک جانور کافی ھے: ” عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آپؐ کی قربانیاں کیسی ہوتی تھیں؟ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آدمی اپنی طرف سے ایک ہی بکری قربان کیا کرتا تھا“۔

ذبح کرنے کا وقت: ” حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی ذبح کردی ہو اُسے دوبارہ قربانی کرنی چاہئے اور صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں ” جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی ذبح کردی وہ اس کے اپنے ہی نفس کے لئے ہے“ (یعنی قربانی کے اجر و ثواب سے وہ محروم ہے) اور جس نے نماز کے بعد قربانی ذبح کی اس نے اپنی قربانی پوری کرلی اور مسلمانوں کے طریقے کو اس نے پالیا“۔

قربانی کتنے دن تک جائز ھے: ۔قربانی کرنی اگرچہ یوم النحر یعنی بقرعید والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی کرنی جائز ہے۔ قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟ حدیث شریف کی رُو سے (بقرعید یعنی ۱۰ ذوالحجہ) کے بعد تین دن (۱۱۔ ۱۲ اور تیرہ کو ذوالحجہ) تک ہوسکتی ہے کیونکہ عید کے دن اصطلاح شرعی میں یوم النحر اور اس کے بعد تین دنوں ۱۱۔ ۱۲۔ اور ۱۳ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔

تکبیراتِ عید: ” عیدین کے موقع پر زیادہ سے زیادہ اللہ کی تکبیر و تہلیل اور تسبیح و تحمید کرنی چاہئے۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زینوا اَعیادکم بالتکبیر۔ یعنی اپنی عیدوں کو تکبیروں کے ساتھ مزین کرو۔ تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و لِلّٰہ الحمد۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عید کے لئے آتے جاتے راستوں میں تکبیرات پڑھنے کا حکم ہے۔ اسلامی

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک وعید الفطر کے لیل ونہار

کلکتہ: حسب روایت مجلس ممبران انصار اللہ کلکتہ نے بھی اپنی بساط اور پروگرام کے مطابق تراویح تہجد، سہری درس کلام پاک اور افطار میں حصہ لیا۔ ایک تربیتی جلسہ بعنوان فیضان قرآن حکیم زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ہوا جس میں مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال۔ آسام بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ مکرم محبّ اللہ صاحب معلم نے تلاوت کی اور ترجمہ مکرم معشوق عالم صاحب نے پیش فرمایا۔ مکرم ظفر احمد صاحب میر کی نظم کے بعد مکرم سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے احباب کو رمضان کے مبارک مہینہ سے کما حقہ استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (زعیم اعلیٰ انصار اللہ کلکتہ)

کنڈور رمضان المبارک میں مسجد میں باقاعدگی سے نماز تراویح ادا کی گئی، روزانہ بعد نماز عشاء حدیث کا درس ہوا۔ قرآن مجید کی کلاسز بھی باقاعدگی کے ساتھ لگتی رہیں۔ رمضان کے متعلق اجلاسات منعقد ہوئے۔ نماز عید الفطر دس بجکر ۱۰ منٹ پر عیدگاہ میں ادا کی گئی۔ (شیخ بشارت احمد خادم سلسلہ)

بنگلور: رمضان المبارک سے جماعت احمدیہ بنگلور کے احباب نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور غیر از جماعت افراد بکثرت مسجد میں آتے رہے۔ ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ روزانہ بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس ایک رکوع ہوتا رہا۔ بعد نماز عصر ایک پارہ کی تلاوت اور ترجمہ پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ بعد نماز عشاء تراویح حدیث شریف کا درس ہوا۔ مکرم حافظ شمس تبریز صاحب نے نماز تراویح پڑھائی، خاکسار اور مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ درس دیتے رہے۔ **حلقہ جکور:** بنگلور کے حلقہ جکور میں بھی درس وتدریس اور نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح حصور بنڈا اور بائتی بنڈہ میں مکرم مولوی عطاء الرحمٰن معلم سلسلہ نے درس وتدریس کا اہتمام کیا۔ نماز عید کی ادائگی کے لئے خدام نے ایک دن قبل وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی کی۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ حلقہ جکور۔ بائتی بنڈہ۔ حصور بنڈہ کے احباب بھی نماز عید میں شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر اسی دن احباب جماعت نے احمدیہ مسجد میں سنا۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

مسعود پور ہریانہ: مسعود پور میں تراویح سے قبل ہر روز درس القرآن کا اہتمام کیا گیا رمضان میں تعلیم القرآن۔ سیرت النبی ﷺ۔ نماز۔ یوم والدین۔ تربیت اولاد۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے ہوئے۔ نماز عصر اور مغرب کے بعد مجلس سوال وجواب ہوتی۔ ۲۷ رمضان کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ عید الفطر کی نماز سے قبل خدام اور اطفال نے مسجد اور عیدگاہ کی صفائی کی اور پنڈال بنایا۔ عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی۔ نماز میں قریب کی جماعتوں نے بھی شرکت کی تھی۔ عید میں آئے ہوئے افراد جماعت کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

(رحیم احمد خان معلم سلسلہ حصار)

سالی چوکہ سرکل ایم پی: رمضان المبارک میں سرکل مالی چوکہ کی چار جماعتوں (سالی چوکہ۔ اٹارسی، کریلی نیز مڑوا میں باقاعدگی کے ساتھ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ سالی چوکہ کی مسجد میں روزانہ بعد نماز ظہر درس القرآن نماز فجر درس حدیث کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغین و معلمین باری باری اپنی ڈیوٹیوں کو سرانجام دیتے رہے۔ آخری عشرے میں سالی چوکہ کی مسجد میں پہلی بار دو معتکفین نے اعتکاف بھی کیا۔ اطراف کے غیر احمدی بھی آکر نمازوں و درس میں شرکت فرماتے رہے۔ نیز جماعت کے متعلق بعض اخباری نمائندوں نے انٹرویولیا اور فوٹو کے ساتھ ان کو شائع بھی کیا۔ عید کی نماز تین مقامات بھوپال، اٹارسی، سالی چوکہ میں ادا کی گئی۔ (پرویز عالم، سرکل انچارج سالی چوکہ ایم پی)

موسی بنی مائنز: ۔ رمضان المبارک میں نماز تہجد کیلئے پانچ خدام پر مشتمل ایک ٹیم احباب کو جگاتی رہی۔ ۔ نماز فجر کے بعد بلا ناغہ درس القرآن کا سلسلہ چلتا رہا۔ نماز عید سے قبل ذی حیثیت احباب نے اپنے غریب بھائیوں کو تحفے دیئے۔ عید کے دن ۱۳۵ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا جسے دینک جاگرن اور جی ٹی وی چینل نے نشر کیا۔ (سید طفیل احمد شاہباز مبلغ انچارج جھارکھنڈ)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

تحریک جدید کے سال نو کا بابرکت آغاز

اور

مخلصین جماعتِ احمدیہ بھارت کی ذمہ داریاں

۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے تمام مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہوگا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ انقلابی تحریک "تحریک جدید" ۳۱ اکتوبر کو شاہراہ غلبہ اسلام پر جاری اپنے کامیاب وکامران سفر کے ۷۵ سال مکمل کر کے یکم نومبر سے بفضلہٖ تعالیٰ ۷۶ ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ الحمدللہ۔ سال گزشتہ کے وعدوں کی شایان شان تکمیل میں مخلصین جماعت احمدیہ بھارت نے جس مومنانہ روح مسابقت کا مظاہرہ کیا، اس کے لئے وکالت مال تحریک جدید اپنے تمام معاونین کی تہہ دل سے مشکور ہے اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور ان کے جذبہء اخلاص و قربانی میں فراوانی عطا فرمائے۔ آمین

خلفاء سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات کے بالمقابل تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "جہاد کبیر" اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کو بدری صحابہؓ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں کے مقابلہ میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے۔ یہی وہ بابرکت آسمانی تحریک ہے جس کی بدولت جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۳ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا:-

"یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا۔ اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ۔"

تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو عطا ہونے والے اسی امتیازی شرف کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے خطبہ جمعہ میں اشاد فرمایا تھا:-

"تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اس سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں..... اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ، دو دو روپئے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا..... جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آرہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے۔ اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔"

اگرچہ تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں ہر فرد جماعت کو اپنے لئے تا حد استطاعت قربانی کا معیار خود طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے لئے یہ فیصلہ کرتے وقت اس بابرکت الٰہی تحریک کی عظمت واہمیت اور اس کے سپرد لامحدود بین الاقوامی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس ضمن میں خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو بھی ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔ غلبہ دین متین کے مہتم بالشان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہر فرد جماعت کو حسب استطاعت مندرجہ ذیل دو معیاروں میں سے کسی ایک معیار کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے:-

"اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ لکھوادے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور وہ اگر ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو روپئے ہی بطور وعدہ لکھوادے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۶ نومبر ۱۹۵۳ء)

پس آج جب کہ دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں اسی نہج پر معیاری قربانیاں پیش کر رہی ہیں حسب ہدایت محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک لندن تمام مخلصین جماعت احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھ کر اپنے وعدوں کو کم از کم اس معیار پر لانے کی ضرور کوشش کریں جسے اچھی اور بہترین قربانی کہا جا سکے اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے شمار افضال وبرکات سماوی کا وارث کرے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر امتیازی انعامات

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی اور خداداد فہم وفراست کی آئینہ دار آپ کی انقلابی تحریک ’’تحریک جدید‘‘ کو جماعت کی تمام طوعی تحریکات میں کئی اعتبار سے ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے مثلاً:

☆تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہے اور اس کے اجراء کا اہم ترین بنیادی مقصد ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت کا قیام ہے۔

☆تحریک جدید عالمی سطح پر تربیت و اصلاح اور دعوت الی اللہ کے دو عظیم جہادوں کا مجموعہ ہے۔

☆تحریک جدید ہی کی بدولت جماعت احمدیہ کو تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے بالمقابل اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔(المصلح ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔(۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۲۱)

☆تحریک جدید میں اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ اور بادشاہت کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔

(مطالبات صفحہ-۱۷۹)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی ہر قربانی صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہے۔(۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۳۱)

☆تحریک جدید بروز قیامت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت کی ضامن ہے۔

(حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید اپنے مجاہدین کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔(مطالبات صفحہ-۱۴)

☆تحریک جدید احمدیوں کی موعود سرزمین میں کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔(پانچ ہزاری کتاب صفحہ-۵۱)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی اموال و نفوس کی اعلیٰ قربانی سے آخرت کے سنورنے اور قادیان کی واپسی کی نوید ہے۔ (حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص (ہراول دستہ) ہونے کی وجہ سے اس بابرکت آسمانی نظام کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ (نظام نو صفحہ-۱۳)

☆تحریک جدید دنیا بھر میں نظام نو کے قیام کے لئے ایلیا نبی کا مقام رکھتی ہے۔ (نظام نو صفحہ-۱۳)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہر فرد جماعت کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ (الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء)

☆تحریک جدید کی عظمت کے ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے لئے خدا تعالیٰ کے در کے فقیر بننے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔(مطالبات صفحہ-۱۸۱)

☆تحریک جدید کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت کے تمام طوعی چندوں کی ماں کی حیثیت دی ہے اور چندہ عام کے بعد چندہ تحریک جدید کو سب سے اہم اور ضروری چندہ قرار دیا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۵ء)

یہ اور ان جیسے بہت سے دوسرے اہم امتیازات کی بناء پر ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجاہدین تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے ان گراں بہا آسمانی انعامات کی بشارت عطا فرمائی ہے کہ:

’’یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں حائل ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور انکی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور انکے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔‘‘

(۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۱۴)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خوش نصیب زمرہ میں شامل ہو کر مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر تمام گراں بہا آسمانی انعامات سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

............☆تحریک جدید کے مطالبات ایک نظر میں☆............

۱۔سادہ زندگی۔ ۲۔امانت فنڈ۔ ۳۔دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب۔ ۴۔تبلیغ بیرون ہند۔ ۵۔وقف رخصت۔ ۶۔وقف زندگی۔ ۷۔وقف رخصت موسمی۔ ۸۔صاحب پوزیشن لیکچر دیں۔ ۹۔ریزرو فنڈ۔ ۱۰۔پنشنر احباب خدمت دین کیلئے اپنے کو وقف کریں۔ ۱۱۔طلباء کو تعلیم کیلئے مرکز احمدیت میں بھیجیں۔ ۱۲۔صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کو سلسلہ کیلئے پیش کریں۔ ۱۳۔بیکار باہر دوسرے ممالک میں نکل جائیں۔ ۱۴۔اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ ۱۵۔بے کار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں۔ ۱۶۔دعا۔ ۱۷۔تمدن اسلامی کا قیام۔ ۱۸۔قومی دیانت کا قیام۔ ۱۹۔عورتوں کے حقوق کی حفاظت۔ ۲۰۔راستوں کی صفائی۔ ۲۱۔وقف اولاد۔ ۲۲۔وقف جائیداد۔ ۲۳۔حلف الفضول۔

ان سب مطالبات کا خلاصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

’’ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا‘‘۔

’’سادہ زندگی کے مطالبہ میں سب سے پہلے کھانے میں سادگی ہے جس کیلئے صرف ایک سالن کے استعمال کی حضور نے ہدایت فرمائی۔ پھر لباس کے متعلق فرمایا کہ اس کی غرض یہ ہو کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو محض دکھانے کیلئے کپڑے نہ بنوائے جائیں اس معاملہ میں خصوصیت سے عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں اس طرح گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں لباس کی سادگی کے بارہ میں فرمایا۔

’لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بین فرق ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں۔

پھر زیورات کے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ نئے زیورات نہ بنوائے جائیں البتہ شادی بیاہ کے موقع پر اس کی اجازت ہے البتہ پہلے کی نسبت کمی ضروری ہے اس ضمن میں آپ نے اپنی جماعت کو سنیما اور تماشہ میں جانے سے قطعی ممانعت فرما دی چنانچہ فرمایا: ’سنیما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے سنیما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کیلئے ایسے لغو اور بیہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ سنیما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ بھی کروں تو مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہئے‘‘

الغرض یہ سب مطالبات ایسے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں صرف احمدیہ جماعت کے افراد کیلئے ہی مفید نہیں بلکہ جس ملک کے باشندے بھی ان پر اپنے حالات کے مطابق عمل پیرا ہوں اُن کی اقتصادی بدحالی بہت حد تک دور ہو کر ان کی بہت سی مالی پریشانیوں کا حل نکل سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ضرورت ہے......!

☆......قادیان میں تعمیر شدہ جماعتی عمارات اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی Maintanance کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں مندرجہ ذیل چار اسامیاں قائم ہوئی ہیں۔ ۱۔الیکٹریشن۔ ۲۔پلمبر۔ ۳۔جنریٹر آپریٹر۔ ۴۔کارپینٹر۔ مرکز سلسلہ قادیان میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان جن کے پاس مذکورہ بالا کاموں کا تجربہ اور ڈگری/ڈپلومہ ہو مصدقہ نقل اور مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست ناظر اعلیٰ قادیان کے نام ارسال کریں۔ جونیئر انجینئر کے رینک والے کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ اور مراعات وغیرہ کے بارہ میں درخواست اور کوالیفکیشن کا جائزہ لیکر مطلع کیا جا سکے گا۔

☆......اسی طرح جماعت کے نور ہسپتال قادیان میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹرز اپنی ڈگری اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

☆......اسی طرح سینئر لیب ٹیکنیشن Senior Lab Tecnician کی بھی ضرورت ہے۔ ڈگری ہولڈر اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

موجود ہوں میری طرف دیکھ پھر فرمائے گا۔ میں نے اپنے فضل سے تجھے آگ سے آزاد کیا اور جنت کو تیرے لئے جائز کرتا ہوں۔ اور فرشتوں کو تیرے پاس بھیجوں گا اور میں خود تجھے سلام کہوں گا پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد سوئم۔ ''سورہ یونس'' صفحہ ۱۰۰)

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بندہ اس وقت تک ایمان کا حقیقی حقدار نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے کسی سے محبت نہ رکھے اور اللہ کے لئے کسی سے بغض نہ رکھے۔ ایسا شخص اللہ کی دوستی کا حقدار ہو جاتا ہے اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء میری مخلوق میں محبوب ترین ہیں۔ وہی ہیں جو مجھے یاد رکھتے ہیں اور میں انہیں یاد رکھتا ہوں۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہارے لئے تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے وہ پسند کرتا ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ وہ پسند کرتا ہے کہ جسے اللہ نے تمہارے معاملات کا نگران بنایا ہے اس کی خیر خواہی چاہو اسی طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقے میں نہ پڑو اور اس نے تمہارے لئے فضول گوئی اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ناپسند فرمایا ہے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے بعض بندوں میں سے ایسے ہیں جو نہ تو نبی ہیں نہ شہید لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی ان پر رشک کریں گے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اور صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پرنور ہیں۔ جب لوگ غم محسوس کریں گے تو ان کو کوئی غم نہیں ہوگا تو ایسے لوگوں پر انبیاء رشک کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد روحانی انقلاب لانا ہوتا ہے۔ جب ان کے متبعین ایسے انقلاب برپا کرتے ہیں تو یقیناً یہ بات نبیوں کیلئے باعث رشک ہوتی ہے۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اللہ کے ولی وہی ہیں جو آپ کی امت میں شامل ہو کر اللہ کی رضا کی خاطر عمل بجالاتے ہیں۔ جب انسان کو اللہ کی رضا مقصود ہوگی تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے تمام حکموں پر ایمان لائے گا اور انہیں حکموں میں اس آخری زمانہ کے مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا بھی ہے جس پر ایمان لانے سے ہی تمام فرقہ بندیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ پس فی زمانہ آپس میں محبت کرنے والی جماعت صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے اور یہی مسیح موعودؑ کی جماعت کا طرہ امتیاز ہے۔ پس احمدیوں کیلئے قابل توجہ ہے کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار اور نظام جماعت کا احترام اور اطاعت اور خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنا ہوگا۔

فرمایا: ایسے ہی لوگوں کیلئے خوشخبریاں ہیں اللہ فرماتا ہے: لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بشریٰ سے مراد وہ رویاء صالحہ ہیں جو اللہ تعالیٰ مومن کو عطا کرتا ہے اور جن کے ذریعہ اسے انعامات کی خوشخبریاں نصیب ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم نکتہ کو سمجھنے اور اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی توفیق عطا فرمائے جہاں اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری لغزشوں اور گناہوں کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ کر ہمارے غموں کو ہمیشہ دور فرماتا رہے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

طلباء کیلئے مفید معلومات :..............................

IITs کے تحت JEE-2010 کا امتحان

ہمارے ملک میں انجینئرنگ ٹیکنالوجی کے سرکردہ ادارے جو حکومت ہند کے تحت چلائے جاتے ہیں جن کو انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے پہلے ان اداروں کی تعداد ملک بھر میں صرف ۷ تھی اور اب ان کی تعداد ۱۵ ہوگئی ہے۔ ان اداروں میں انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے انڈر گریجویشن کورسز میں داخلہ کیلئے قومی سطح پر مشترکہ داخلہ امتحان رکھا جاتا ہے۔ جس کو جائنٹ انٹرنیس ایگزامینیشن (JEE) کہتے ہیں۔ امسال JEE-2010 کا امتحان ۱۱/اپریل ۲۰۱۰ کو ملک کے منتخبہ شہروں میں لیا جائے گا۔ اس کے دو پرچے ہوں گے۔ دونوں پرچہ جات ریاضی، فزکس اور کیمسٹری کے سوالات (بزبان ہندی اور انگلش) پر مبنی (Objective) نوعیت کے ہوں گے۔ اس امتحان کا مکمل نصاب اور نمونہ پرچہ IIT کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مقامات: IIT کے ادارے ملک کے درج ذیل شہروں میں قائم ہیں۔ ممبئی۔ دہلی۔ مدراس۔ کلکتہ، بھونیشور۔ گاندھی نگر۔ گوہاٹی۔ حیدر آباد۔ اندور۔ کانپور۔ گورکھپور۔ منڈی۔ پٹنہ۔ پنجاب۔ راجستھان۔ روڑکی۔ اس کے علاوہ بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، اور دھنباد میں بھی داخلہ لیا جا سکتا ہے۔

قابلیت: ایسے امیدوار جو یکم اکتوبر ۲۰۰۸ء کے بعد ۲۰۰۹ء میں انٹرمیڈیٹ 2+ امتحان MPC گروپ سے جس کو دہلی میں PCM کہتے ہیں، میں کامیاب ہوئے یا ۲۰۱۰ء میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شریک ہو رہے ہوں۔ اس کے لئے 2+ میں کم از کم ساٹھ فیصد نمبرات سے کامیاب ہونا ضروری ہے۔ SC/ST اور PD امیدواروں کے لئے یہ معیار کم از کم ۵۵ فیصد ہونا چاہئے۔ امیدوار صرف دو مرتبہ ہی اس داخلہ کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔

داخلہ فارم: امسال ملکی سطح پر داخلے کیلئے 10035 سیٹیں مقرر کی گئی ہیں۔ داخلہ فارم آن لائن ۷ دسمبر تک کسی بھی IIT ویب سائٹ کے ذریعہ حاصل کر کے داخل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ بذریعہ ڈاک یہ میعاد ۱۵ دسمبر تک مقرر کی گئی ہے۔ داخلہ فارم منتخبہ سرکاری بینکوں سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کی فیس ۹۰۰ روپے جبکہ رعایتی امیدواروں کیلئے یہ فیس ۴۵۰ روپے مقرر کی گئی ہے۔

امتحان کی تاریخ: ۱۱/اپریل ۲۰۱۰ (ملک بھر میں)

ویب سائٹ (نمونۃً) www.jee.iitb.ac.in (ممبئی کیلئے)

☆ www.jee.iitm.ac.in (چنئی کیلئے) **آل انڈیا ھیلپ لائن نمبر**: 094-42925020

(بشکریہ روزنامہ سیاست حیدر آباد۔ مورخہ ۵/نومبر ۲۰۰۹ء)

بقیہ: مضمون قربانی کی عید از صفحہ 11

تعلیمات کے مطابق ۹ ذوالحجہ کی صبح کی نماز سے آخر ایام تشریق ۱۳/ذوالحجہ کی عصر کی نماز) تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھنی چاہئیں۔

تیز دھار چھری سے ذبح کیا جائے۔ جانور ذبح کرتے وقت اس امر کا بھی خیال رکھا جائے کہ چھری کند نہ ہو۔ چھری کی دھار اچھی طرح تیز کر لی جائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ اس بارے میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خاص ہدایت دی ہے'' (الترغیب ج ۲ صفحہ ۱۵۶)

عید الاضحیٰ سے متعلق بعض ضروری باتیں:۔ عید الاضحیٰ کی نماز بہ نسبت عید الفطر کی نماز کے جلد پڑھ لینی چاہئے۔ عید الاضحیٰ میں بہتر ہے کہ آدمی بغیر کچھ کھائے پیئے نماز کیلئے جائے اور آکر کھائے خاص کر قربانی کرنے والا۔ لباس اپنی حیثیت و استطاعت کے مطابق عمدہ پہنے، خوشبو وغیرہ بھی استعمال کر لی جائے۔ نماز عید کے لئے آتے جاتے راستہ تبدیل کر لیا جائے۔

ذبح کرنے کی دعا: انی وجھت وجھی للذی فطر السّمٰوٰتِ والارض حنیفًا وما انا من المشرکین۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین۔ لا شریک لہ وبذلک اُمرتُ وانا من المسلمین اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔

ترجمہ: یقیناً میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف پھیرا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ خالص ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نمازیں اور قربانیاں اور جینا اور مرنا اللہ کیلئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ ☆☆

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم کی نشاندہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک خصوصی ارشاد

دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم کی نشاندہی کرتے ہوئے 3/نومبر 1945ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ہماری جماعت میں یہ ایک عادت ہوگئی ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملیں گے تو کہیں گے کہ دعا کرنا۔ یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کہنے والے کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دعا کرے گا اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور بطور رواج کے کہہ کے آگے چل پڑتے ہیں۔ جیسے انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ اس بات کو اگر بطور رسم کے جاری رکھا جائے تو اس طرح آہستہ آہستہ دعا کی عظمت جاتی رہتی ہے۔ ہمیشہ ایسے آدمی کو دعا کے لئے کہنا چاہئے جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دعا کرے گا اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے مت کہو تا کہ دعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہو جائے۔ اور جن لوگوں کو دعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان کو دعا کے لئے کہا ہو اس کے لئے ضرور دعا کریں خواہ کسی رنگ میں ہو اس کا نام لے کر یا مجموعی طور پر جس طرح ممکن ہو کیونکہ ہر چیز انسان کو یاد نہیں رہ سکتی اور خصوصاً ایسے لوگوں کو تو ہر ایک شخص کا نام یاد نہیں رہ سکتا جنہیں سینکڑوں آدمی دعا کے لئے کہنے والے ہوں۔ اس کے لئے ایک طریق تو یہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص دعا کے لئے کہے اسی وقت اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مجموعی طور پر دعا نام لے کر یا بغیر نام کے کسی دوسرے وقت کر دی جائے۔

مَیں موقعہ کے مناسب دونوں طریق اختیار کرتا ہوں۔ چونکہ سب درخواست دعا کرنے والوں کے نام یاد نہیں رہ سکتے اس لئے جن کے نام مجھے یاد ہوتے ہیں ان کے نام لے کر اور جن کے نام یاد نہیں ہوتے ان کے لئے مجموعی طور پر دعا کر دیتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے اور ان کے نام مجھے یاد نہیں تو انہیں ان کی نیک اغراض اور نیک ارادوں میں کامیاب فرما۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک پوری توجہ اور درد نہ ہو دعا کرنے اور دعا کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر پوری توجہ نہ ہو تو یہ بھی ایک عادت ہی کہلائے گی۔ جیسے بعض لوگوں کو قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر بات پر خدا کی قسم کھاتے چلے جاتے ہیں نہ انہیں کوئی قسم کھانے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا حاکم بیٹھا ہوتا ہے جو انہیں قسم کھانے کے لئے کہے بلکہ وہ بلا وجہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح قسم کی عظمت اور رعب باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے بلا وجہ قسم کھانے سے شریعت نے روکا ہے۔ جس طرح بلا وجہ قسم کھانے سے قسم کی عظمت مٹ جاتی ہے اسی طرح بطور عادت ہر انسان کو دعا کے لئے کہنے سے دعا کی عظمت قائم نہیں رہتی۔ ہمیشہ دعا کے لئے کہنے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ شخص جس کو مَیں دعا کے لئے کہنے لگا ہوں میرے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اگر میں دعا کے لئے کہوں تو اس کے دل میں ضرور تحریک ہوگی اور وہ درد کے ساتھ میرے لئے دعا کرے گا اور میری تکلیف اور میرے غم میں شریک ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے شخص کو دعا کے لئے بے شک کہو ورنہ بغیر اس کے تو ایک عادت ہی ہے جیسا کہ قسمیں کھانے والے ایک ہی سانس میں واللہ، باللہ، ثم تاللہ تین چار قسمیں کھا جاتے ہیں۔

پس مومن کو ایسی باتوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مومن کی یہ شان بیان کی ہے کہ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4) مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ پس دعا کے لئے یہ اصول جو مَیں نے بیان کیا ہے ہمیشہ مدنظر رکھو کہ ایسے شخص کو دعا کے لئے کہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ اس کے دل میں تمہارے لئے واقعی درد ہے۔ جیسے بیٹا ماں کو دعا کے لئے کہے یا بیوی خاوند کو دعا کے لئے کہے یا ماں بیٹے کو دعا کے لئے کہے یا باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو دعا کے لئے کہے۔ یا بھائی بھائی کو کہے یا بہن بھائی کو کہے۔ یہ ایسے رشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے درد ہوتا ہے یا ایسا گہرا دوست ہو کہ جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ تمہارے دکھ اور تکلیف میں وہ تمہارے رشتہ داروں کی طرح شامل ہے ورنہ رسمی طور پر دوسرے کو دعا کے لئے کہنا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔“

(منقول از ماہنامہ مصباح ربوہ۔مئی 2007ء)

☆☆☆☆☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

حالات حاضرہ

امسال ۲۵ لاکھ عازمین فریضہ حج ادا کریں گے

امسال دنیا بھر سے تقریباً ۲۵ لاکھ فرزندان توحید فریضہ حج ادا کریں گے حج سیزن یکم نومبر ۲۰۰۹ء سے شروع ہو چکا ہے اور ہندوستان کے علاوہ دوسرے ملکوں کے عازمین مکۃ المکرّمہ میں پہنچ رہے ہیں حکومت نے عازمین حج کو بہتر سہولتیں مہیا کرنے کی تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ مکۃ المکرّمہ کے گورنر شہزادہ خالد الفیصل نے سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ عازمین کو ہر قسم کی سہولتیں فراہم کریں کیونکہ وہ اس پاک سرزمین پر اللہ کے مہمان ہیں۔ سعودی عرب نے عازمین کیلئے ۲ ہزار سے زائد پروازوں کا بھی انتظام کیا ہے۔ ہندوستان سے تقریباً ۲ لاکھ عازمین حج اس سال سعودی عرب جائیں گے ان میں ایک لاکھ ۲۶ ہزار عازمین ہندوستان حج کمیٹی کے ذریعہ وہاں جائیں گے جبکہ ۴۰ ہزار ٹور آپریٹرس کے ذریعہ سعودی عرب جائیں گے۔ باقی عازمین اپنے رشتے داروں کے توسط سے فریضہ حج ادا کرنے کیلئے سعودی عرب پہنچیں گے۔

(روزنامہ انقلاب ممبئی ۱۱/نومبر ۲۰۰۹)

ویتنام میں سمندری طوفان سے ۱۰۰ سے زائد افراد ہلاک

گزشتہ ہفتہ وسطی ویتنام میں استوائی سمندر کے میرینی طوفان کے نتیجہ میں کم از کم ایک صد سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ طوفان گزشتہ ہفتہ ویتنام کے ساحل سے ٹکرایا تھا قبل ازیں یہ فلپائن میں بھی تباہی مچا چُکا ہے۔ اس طوفان کے نتیجہ میں درجنوں افراد لاپتہ جبکہ ۷ سو سے زائد مکانات تباہ اور ۱۳ ہزار سے زائد مکانات کو ضمنی نقصان پہنچا ہے اور دو لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق صوبہ بھوین اور گیالائی زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ گزشتہ ۳۰ برسوں سے اتنا بدترین سیلاب ویتنام میں نہیں آیا۔

امریکہ، فلسطین میں یہودی بستیوں کی تعمیرات کا مخالف

اسرائیلی مقبوضہ فلسطین کے مغربی کنارہ میں یہودی بستیوں کی تعمیرات کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے مورخہ ۴ نومبر کو مصر کے صدر سے کی گئی ایک ملاقات کے دوران اپنے اس موقف کا اظہار اُس وقت کیا جبکہ فلسطین میں دوبارہ یہودی بستیوں کی تعمیر کے سلسلہ میں عرب ممالک کی طرف سے اظہار تشویش ظاہر کیا گیا۔ امریکی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ فلسطینیوں کے ساتھ امن مذاکرات میں بیت المقدس کو بھی ایک اہم حصہ کے طور پر شامل رکھا جانا چاہئے۔ امریکہ نے ۱۹۶۷ء کی سرحدوں کے مطابق فلسطینی مملکت کی تائید کی تھی جبکہ گزشتہ دنوں امریکی وزیر خارجہ نے فلسطینی علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیرات کی تائید کی تھی۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۵/نومبر ۲۰۰۱)

اسلحہ بیچ کر ترک اسلحہ کی بات کرتا ہے، امریکہ

پچھلے ماہ نوبل امن انعام جیتنے والے امریکہ کے صدر بارک اوبامہ کی انتظامیہ نے اسلحہ فروخت کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے اس سال حکومت نے 36.4 ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا ہے جس میں گزشتہ سال کی نسبت ۷ء۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ہتھیاروں کی فروخت علاقائی سیاست کی وجہ سے ایک حساس معاملہ سمجھا جاتا ہے۔ زیادہ تر ہتھیار خلیجی ممالک افغانستان اور عراق کو بیچے گئے ہیں۔ گو ہتھیاروں کی فروخت میں اضافہ جارج بش کی حکومت میں شروع ہو گیا تھا۔ امریکہ کی ڈیفنس سیکورٹی ایجنسی کے سربراہ وائس ایڈمرل جیفری وارنگا نے کہا کہ ۲۰۰۷ء میں اسلحہ کی فروخت صرف امریکہ میں ۳ء ۲۳ ارب ڈالر کی ہوئی تھی۔ ہتھیار خریدنے والے ممالک میں متحدہ عرب امارات، افغانستان، سعودی عرب، تائیوان، مصر کے علاوہ ناٹو (شمالی ایٹلانٹک معاہدہ تنظیم)، اسٹریلیا اور جنوبی کوریا بھی شامل ہیں۔

(روزنامہ صحافت دہلی ۸ نومبر ۲۰۰۹ء)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 19th November 2009 | Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

خدا کی رضا حاصل کرنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار اور نظام جماعت کا احترام اور اطاعت اور خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنا ہوگا

خدا تعالیٰ کی صفت ولی کے حوالہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳؍ نومبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ (سورۃ یونس ۶۳ تا ۶۵) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:۔ سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا: ان آیات کے مضمون سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی صفات کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ نہ ان کو خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔ پھر فرمایا کہ وہ ایمان لانے والے اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ جو اللہ کے ولی ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ولی بن جاتا ہے اور ان کو اس دنیا میں بھی بشارتیں عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی ان کو بشارات سے نوازتا ہے اور یہ ایک انعامات کا سلسلہ ہے جن سے خدا تعالیٰ اپنے حقیقی ولیوں اور دوستوں کو نوازتا ہے اور انہیں خدا کے جاری تعلق کی وجہ سے تسلی ہوتی ہے کہ اگر ان پر پریشانیاں آ بھی جائیں اور خطرات لاحق ہوں اور امتحانوں سے گزرنا پڑے تو بھی کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا اور اگر اس دنیا میں کسی قسم کا کوئی نقصان ہو بھی گیا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پورا فرمائے گا اور اگر جانی نقصان بھی ہوگا تو آخرت میں اپنے فضلوں سے نوازے گا لیکن پہلی شرط اللہ کی دوستی کا حق ادا کرنا ہوگا، دنیوی دوستوں کی خاطر تو ہم بعض دفعہ بڑی بڑی قربانیاں دے دیتے ہیں لیکن اللہ کی دوستی کی خاطر اور کامل طور پر اسکا حق ادا کرنے کے لئے ہر مرحلہ پر نہ صرف قائم رہنا ہوگا بلکہ محبت کے جذبے سے اس کی ہر بات پر عمل کرنا ہوگا تب ہی انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی ولی کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ولیوں کو ہر قسم کے دنیوی خوفوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس اولیاء اللہ کا مقام یونہی نہیں مل جاتا ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًاوَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔
(سورۃ السجدہ:۱۷)

یعنی ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں جبکہ وہ اپنے رب کو خوف اور طمع کی حالت میں پکار رہے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پس اللہ اپنے اولیاء کا خوف اسلئے دور فرمائے گا کہ انہیں صرف اور صرف خدا کا خوف ہوتا ہے۔ ہر قسم کے دنیوی خوفوں کی ان کے نزدیک کوڑی کی بھی اہمیت نہیں ہوتی اور پھر یہی نہیں کہ ان کو آئندہ کا کوئی خوف نہ ہوگا بلکہ مزید تسلی دی کہ وہ گزشتہ باتوں پر بھی غمگین نہیں ہوں گے یعنی جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔ تو اس کو گزشتہ غلطیوں کے اثرات اور صدمات سے بھی محفوظ رکھتا ہے پس اللہ جب ایک مرتبہ دوست بنا لیتا ہے تو بندہ اگر دوستی کا حق ادا کرے تو آئندہ کے گناہوں اور غموں کو دور فرما دیتا ہے۔ افسوس! کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ نہ صرف یہ کہ ایسے پیارے خدا پر ایمان نہیں لاتا بلکہ بغاوت پر اُترا ہوا ہے اس کی عبادت کی طرف ایسے لوگوں کو توجہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑی دنیا اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان آگ کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیت قرآنی لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے ان کو اپنا ولی کہا ہے۔ حالانکہ وہ بے نیاز ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں اس لئے استثنا ایک شرط کے ساتھ ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (بنی اسرائیل:۱۱۲)...... یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتباء اور اصطفاء فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اِس دُنیا میں اور نہ آخرت میں یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگذر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

برکات اور فیوض الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دل صاف نہ ہو کچھ نہیں چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصہ یا کسی گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلیات آتی ہیں اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہئے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنا صدق دکھایا یا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمونہ دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے پھر دنیا کی زندگی میں کوئی ذلت نہیں اُٹھاتا اور نہ تنگی رزق کی مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے، اسے نامراد نہیں رکھتا۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۵ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوئم حصہ دوئم صفحہ ۲۴)

پھر جو دوسری آیت ہے اس میں فرمایا: الذین امنوا وکانوا یتقون یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر چلنے والے ہیں وہ بھی اللہ کے ولی ہیں، اللہ کے ولی ایمان میں بڑھنے والے ہوتے ہیں اور انمیں تقویٰ اور اعلیٰ درجہ کا نور ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء اللہ کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

جب قیامت کا وقت ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو لایا جاوے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور تین قسموں میں انہیں تقسیم کیا جائیگا پہلے ایک قسم کا ایک آدمی لایا جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے تو نے (نیک) اعمال کس وجہ سے کئے تھے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب آپ نے جنت پیدا کی اور اس کے درخت اور پھل پیدا کئے اور نہریں پیدا کیں اور اس کی حوریں اور اس کی نعمتیں اور جو کچھ بھی آپ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کیلئے طیار کیا ہے۔ سب کچھ بنایا۔ پس میں نے ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ اُسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے صرف جنت کی خاطر نیک اعمال کئے سو یہ جنت ہے۔ اس میں داخل ہو جا۔ اور یہ میرا فضل ہی ہے کہ میں نے تجھ کو آگ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی فضل ہے کہ میں تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اور اس کے ساتھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر دوسری قسم کے آدمیوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔ اس سے بھی اللہ پوچھے گا کہ اے میرے بندے تو نے نیک اعمال کس غرض سے کئے تھے۔ وہ جواب دے گا کہ اے میرے رب تو نے دوزخ پیدا کی اور اس کی بیڑیاں اور اس کی شعلہ زن آگ اور اس کی بادسموم اور گرم پانی اور جو کچھ بھی تو نے اپنے نافرمانوں اور دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے۔ پیدا کیا پس میں نے ان چیزوں سے ڈرتے ہوئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے یہ کام صرف میری آگ سے ڈرتے ہوئے کئے تھے۔ پس میں نے تجھے آگ سے آزاد کیا۔ اور اپنے فضل سے تجھے بخش دیا اور تو جنت میں داخل ہو جاوے گا۔ اس کے بعد تیسری قسم کے لوگوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ اے میرے بندے تو نے (نیک) کام کس وجہ سے کئے تھے۔ وہ جواب دے گا۔ اے میرے رب تیری محبت کی وجہ سے اور تیرے ملنے کی اشتیاق میں۔ تیری عزت کی قسم میں راتوں کو جاگا۔ اور دن کو میں نے روزے رکھے۔ صرف تیرے اشتیاق اور تیری محبت میں پس مبارک اور بلند و بالا خدا اسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے یہ تمام نیک کام میری محبت اور میری ملاقات کے شوق کی وجہ سے کئے تھے۔ سو اپنا بدلہ لے۔ اور اللہ جل جلالہ اس شخص کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔ اور سارے پردوں کو اپنے چہرے سے دور کر دے گا اور اس کے سامنے آجائے گا اور کہے گا اے میرے بندے لے، میں یہ

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپیوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: کرشن احمد، قادیان